اشاعت کا چھبیسواں سال
ماہنامہ
معارفِ رضا
کراچی
اکتوبر ۲۰۰۶ء
رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ
شمارہ: ۱۰
مدیراعلیٰ
سید وجاہت رسول قادری
جلد: ۲۶
مدیر
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی)
اسلامی جمہوریہ پاکستان
WWW.IMAMAHMADRAZA.NET

ماہنامہ

معارفِ رضا کراچی
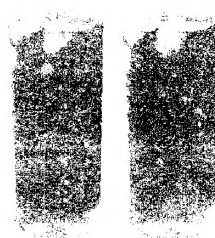
مسلسل اشاعت کا چھبیسواں سال

جلد: ۲۶ شمارہ: ۸

رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ اکتوبر ۲۰۰۶ء

ہدیہ فی شمارہ: -/25 روپے

سالانہ: عام ڈاک سے: -/200 روپے

رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے

بیرونِ ممالک: -/15 امریکی ڈالر سالانہ

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔
زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

نوٹ

رقم دستی یا منی آرڈر/بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارفِ رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214۔ حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار/مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

25۔جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔اسلامی جمہوریہ پاکستان

فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+

ای۔میل: mail@imamahmadraza.net ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

فہرس

''مقالہ نگار حضرات اپنی نگارشات ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ہمیں بھیج دیا کریں، مقالہ تحقیقی، مع حوالہ جات ہو، ۵ صفحات سے زیادہ نہ ہو، کسی دوسرے جریدہ یا ماہنامہ میں شائع شدہ نہ ہو۔ اس کی اشاعت کا فیصلہ ادارہ کی مجلسِ تحقیق و تصنیف کرے گی۔'' (ادارتی بورڈ)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

کلام: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں چھیڑنا شیطاں کا، عادت کیجئے

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جانِ کافر پر قیامت کیجئے

اذن کب کا مِل چکا اب تو حضور ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے

بیٹھتے اٹھتے حضورِ پاک سے التجاء و استعانت کیجئے

یارسول اللہ دہائی آپ کی گوش مال اہلِ بدعت کیجئے

غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہی اولیاء کو حکمِ نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں

ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از: مولانا صاحبزادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

کاش ہو اس وقت اُن کا ذیلِ عالی ہاتھ میں
جب لواءِ حمد لیں گے وہ مثالی ہاتھ میں

چاند ہو ٹکڑے، پھر سورج، رواں ہو آب بھی
طاقتیں رکھتے ہیں وہ ایسی نرالی ہاتھ میں

ہاتھ خالی ان کے در سے کوئی بھی پلٹا نہیں
کچھ نہ کچھ جاتا ہے لے کر ہر سوالی ہاتھ میں

جس کو چاہیں، جس قدر چاہیں عطا کرتے ہیں وہ
''دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں''

باغِ عالم کا اُنہیں حق نے بنایا باغباں
پتہ پتہ ملک میں ہے، ڈالی ڈالی ہاتھ میں

دشمنِ جاں پر بھی ہوتی ہے عنایت کی نظر
باگ ملک عفو کی آقا نے کیا لی ہاتھ میں

تشنہ لب واحدؔ کی آقا! ختم کیجئے تشنگی
یہ بھی لے کر در پہ آیا ہے پیالی ہاتھ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿اپنی بات۔۱﴾

امام احمد رضا کی ''تدبیر فلاح ونجات واصلاح''۔

حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں بہترین لائحہ عمل

☆☆☆ مدیرِ اعلیٰ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کے قلم سے ☆☆☆

قارئین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج سے تقریباً نوّے سال قبل مسلمانانِ عالم کی کس مپرسی، انتشار وافتراق، افراتفری اور بے پری کے وہی حالات تھے جو بعض اختلافات کے ساتھ آج ہیں۔ سب سے بڑی سُنّی اسٹیٹ سلطنتِ عثمانیہ ترکیہ کا، انگریزوں، یہودیوں اور یوروپین ممالک کی سازشوں کے تحت شیرزاہ بکھر چکا تھا۔ عرب ممالک چھوٹی چھوٹی حد بندیوں میں مختلف آزاد مملکتوں میں بٹ چکے تھے۔ افریقہ میں سلطنتِ ترکیہ کے بعض صوبوں پر اٹلی، فرانس اور جرمنی قابض ہو چکے تھے۔ ہندوستان میں ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی اور سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے بعد برطانوی سامراج کا نام نہاد ''نہ ڈوبنے والا سورج'' طلوع ہو چکا تھا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت سیاسی اور معاشی اعتبار سے زیادہ ابتر تھی کہ مسلمان انگریزوں کے محکوم ہو چکے تھے اور انگریز اور ہندو دونوں مل کر مسلمانوں کے مفادات پر یلغار کر رہے تھے۔

غرضکہ جب اس دور کی ''سیاسیاتِ حاضرہ'' کی تماشہ گاہ پر نظر دوڑاتے ہیں تو مسلمان ہر طرف سے صاحبِ جبر وتسلط اور ظلم واستبداد کی حامل طاغوتی قوتوں کی مکر سامانیوں اور فریب کاریوں کے جال میں جکڑے نظر آتے ہیں۔ بعینہٖ بساطِ عالم کی سیاسیات کا نقشہ آج بھی ویسا ہی نظر آ رہا ہے سوائے ایک تبدیلی کے کہ ''یونین جیک'' کی فسوں کاری کے بجائے اب ''انکل سام'' کی لمبی ہیٹ کا ''میجک شو'' دکھایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے سیاسی اور معاشی نشۂ غلامی کو تیز تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور غلاموں کے قلب و دماغ کو ''نیو ورلڈ آرڈر'' اور ''گلوبلائزیشن'' کی بستیوں کی دیوارِ محبس میں آسودہ رہنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ایسے مایوس کن، تاریک اور اعصاب شکن حالات میں صاحبِ صدق وصفا، وارثِ علوم انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)، ''قائماً بالقسط'' کی صفت سے متصف، ''اولوا الامر منکم'' کی تفسیرِ مجسم، اپنے عہد کے صاحبِ امروز، شیخ الاسلام والمسلمین، امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہٗ کی دلوں کو ڈھارس دینے والی آواز گونجتی ہے کہ مسلمانو! گھبراؤ نہیں، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، اب بھی تم عظمتِ رفتہ کی سطوت وشوکت کو واپس لا سکتے ہو، بشرطیکہ تم یہ عزم کر لو:

''تبدیل احکام الرحمٰن اور اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اُٹھاؤ، مشرکین (یہود و ہنود، نصاریٰ و دیگر دشمنانِ اسلام) سے اتحاد توڑو، مرتدین کا ساتھ چھوڑو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دامنِ پاک تمہیں سایہ میں لے ۔۔۔ دنیا ملے نہ ملے، دین توان کے صدقے میں ملے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ''

(المحجۃ المؤتمنہ، بحوالہ ''اوراقِ گم گشتہ''، ص:۲۹۹)

امام احمد رضا نے انتباہ فرمایا کہ قرآنی ارشاد کے مطابق کافر و مشرک، یہود و نصاریٰ، آتش پرست وستارہ پرست سب ہی مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

کافر، ہر فرد و فرقہ دشمن مارا
مرتد، مشرک، یہود و گبر و ترسا

(الطاری الداری، ص:۳، مطبوعہ بریلی، ص:۹۹)

امام موصوف نے دشمن کی نفسیات کا تجزیہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو تلقین کی کہ: ''دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے:

اول، اس کی موت، کہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے،
دوم، یہ نہ ہو تو اس کی جلاوطنی، کہ اپنے پاس نہ رہے،
سوم، یہ بھی نہ ہو سکے تو آخری درجہ اس کی بے پری کہ عاجز بن کر رہے۔

مخالفت کے یہ (تینوں) درجے ان (مسلمانوں) پر (دشمنانِ اسلام نے) طے کر دیئے اور ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں، خیر خواہ ہی سمجھے جاتے ہیں۔'' (المحجۃ المؤتمنہ، بحوالہ ''اوراقِ گم گشتہ''، ص:۲۹۹)

ذرا اس اقتباس کو آپ غور سے پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں کس قدر سچائی ہے اس میں! اور پھر آج کے حالات کے منظرنامے پر ایک نظر دوڑائیں۔ اس وقت دنیا میں روزانہ ظلماً ہلاک کئے جانے والوں میں سب سے زیادہ تعداد مسلمان شہداء کی ہے، کوسوو، بوسنیا، سربیا، کروشیا، کشمیر، فلسطین، چیچنیا، عراق، افغانستان، لبنان، شمالی اور وسطی افریقہ کے بعض وہ ممالک جہاں عیسائیوں کی حکومت ہے اور مسلمان اقلیت میں ہیں، یہ تمام خطۂ ارض مسلمان شہداء کے خون سے رنگین ہے۔ امریکہ، برطانیہ، نیٹو، روس، یوروپین ممالک اور اس پر مستزاد امریکہ کا بغل بچہ یو۔این۔او، یہ سب لاکھوں لاکھ معصوم مسلمان مرد، عورت، بچوں اور بوڑھوں کی شہادت اور اربوں ڈالر کی ان کی جائداد کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ پھر آپ دنیا کے مہاجرین (ہجرت شدہ افراد) کی شماریات پر نظر ڈالیں تو ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اس وقت کشمیر، افغانستان، عراق، فلسطین، بوسنیا، چیچنیا، کوسوو، پر عملی طور سے ہندوستان، امریکہ برطانیہ، نیٹو (یوروپین ممالک)، اسرائیل اور روس کی افواج کا غاصبانہ قبضہ ہے۔ جہاں پر اقوام متحدہ کی افواج تعینات ہیں، وہاں بھی مسلمان دوسروں کے رحم و کرم پر ہیں اور اپنی فوج سے محروم ہیں۔ بلکہ ان جگہوں پر مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو سب سے زیادہ خطرہ میں ہے۔ اقوامِ متحدہ کا کام صرف ان ملکوں کی سرحدی سڑکوں کی سیر اور دوربین سے دونوں اطراف کے قدرتی مناظر کا نظارہ کرنا ہے۔ کوسوو، بوسنیا، سربیا، کروشیا اور اب لبنان میں اسی فوج نے لاکھوں مسلمانوں کو اپنی نگاہوں کے سامنے قتل کروا دیا اور ''ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم'' کا مجسمہ بنے دیکھتے رہے۔ اس فوج کی تعیناتی بھی مسلمانوں کے خلاف ایک سامراجی سازش ہے تاکہ مسلمان نہ اپنا دفاع کر سکیں اور نہ اپنی سرحدوں پر کئے گئے حملے کا جواب دے سکیں۔ باقی تقریباً تمام ممالک (ماسوا ملائشیا) کی سیاسی بساط اور معاشی و اقتصادی مفادات امریکن نیو ورلڈ آرڈر کے زیرِ نگیں ہیں۔

ایک مستفتی کے اس سوال کے جواب میں کہ ایسے حالات میں مسلمانوں کی کیا کرنا چاہئے، امام احمد رضا نے ''تدبیرِ فلاح و نجات و اصلاح'' (۱۳۳۱ھ/۱۹۱۲ء) کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ اس کا جواب میں کیا دے سکتا ہوں، اس کا جواب تو خود قرآن شریف میں درج ہے۔ ''اللہ عزوجل نے تو مسلمانوں کی جان و مال، جنت کے عوض خرید ے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ مگر ہم ہیں کہ مبیع (قیمت) دینے سے انکار اور ثمن (مال) کے خواستگار۔''

اس کے بعد تلقین و نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بہتر ہے کہ مسلمان اپنی سلامت روی پر قائم رہیں، کسی شریر قوم کی چال نہ سیکھیں، اپنے اوپر مفت کی بدگمانی کا موقع نہ دیں۔''

امام احمد رضا کی یہ نصیحت آج کے حالات میں بھی اتنی ہی مفید ہے جتنی ان کے دور کے حالات میں تھی۔ وہ مسلمانوں کو سلامت روی کی راہ پر گامزن رہنے اور ہر قسم کے فتنہ و فساد اور دہشت گردی کی راہ

(جسے وہ شریر قوموں کا وطیرہ قرار دے رہے ہیں) سے خود کو علیحدہ رکھنے کی ہدایت دے رہے ہیں تاکہ خواہ مخواہ دوسری شریر اور دشمن قوموں کو جو طاقتور بھی ہیں، ان پر فتنہ پروری اور دہشت گردی کا لیبل لگا کر پریشان کرنے کا موقع ہاتھ نہ آسکے۔

لہٰذا امام احمد رضا کے خیال میں ایسے حالات میں مسلمانوں کو چاہئے کہ جذبات کی رو میں بہہ جانے کے بجائے وہ پُرسکون اور پُرامن رہ کر اپنے تعمیری کاموں میں لگے رہیں اور خود کو معاشی، اقتصادی، علمی اور سیاسی طور پر طاقتور بنائیں تاکہ وقت آنے پر دشمن کے مقابل ہر طرح کے اسلحہ سے لیس ہو کر صف آراء ہوسکیں اور اپنا حقِ دفاع استعمال کرسکیں اور جہادِ زندگانی میں کامیاب وکامران رہیں۔

پھر امام صاحب نے ملتِ اسلامیہ کی اخلاقی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی فلاح و بہبود کے لئے چار تجاویز پیش کیں جن کا معاشی اور اقتصادی پہلو کے اعتبار سے لب ولباب یہ ہے:

(۱) مسلمان اپنے وسائل پس انداز کریں، غیر ضروری اور غیر پیداواری اخراجات سے اجتناب کریں۔ مسلمان اپنے معاملات خود طے کریں۔ یعنی غیر ملکی حکومتوں کی عدالتوں، سپر طاقتوں یا دشمنانِ اسلام کی ساختہ انجمنِ اقوام (مثلاً یو۔ این۔ او وغیرہ) کے دفتروں سے رجوع نہ کریں کیونکہ مسلمانوں کے حق میں کوئی فیصلہ ان سے صادر ہونے کی توقع ہی عبث ہے اور خواہ مخواہ مسلمانوں کے قیمتی وقت، مال اور دیگر وسائل کا ضیاع ہوگا۔ وہی وسائل ملکی ترقی، تعلیم، سرمایہ کاری اور پیداواری صلاحیتوں کو بڑھانے میں صرف ہوسکتا ہے جس سے مسلمان اور مسلمان ملکوں کی طاقت اور معاشی خوشحالی میں اضافہ ہوگا۔

(۲) مسلمان ابتداً اپنے ملکوں کے تمام بڑے بڑے شہروں میں جدید خطوط پر اسلامی بینکاری کے نظام کا جال بچھائیں تاکہ مسلمان اس سے استفادہ کرتے ہوئے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اپنی معیشت، تجارت اور صنعت وحرفت کو ترقی پذیر اور مستحکم بناسکیں اور جب وہ اقتصادی اور معاشی طور پر مضبوط ہوں گے تو لامحالہ عسکری قوت کا توازن بھی ان کے حق میں ہوجائے گا۔

(۳) مسلمان اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔ یعنی دشمنانِ اسلام، ہنود، یہود، نصاریٰ، مشرکین و کفار کی مصنوعات کا منصوبہ بند تجارتی بائیکاٹ کر کے صرف مسلمانوں اور مسلم ممالک کی مصنوعات کو فروغ دیں۔ اس طرح مسلمان تاجروں اور صنعتکاروں کو معاشی تحفظ ملے گا۔ اشیاء کی طلب کے ساتھ پیداوار میں اضافہ ہوگا، پیداوار میں اضافہ سے مسلمانوں کے روزگار اور آمدنیوں میں اضافہ ہوگا۔ مسلمان تاجروں کے کاروبار اور صنعت وحرفت کے فروغ کے ساتھ ساتھ مسلم ممالک کی اقتصادی قوت بین الاقوامی مارکیٹ میں دیگر قوموں کی معیشت کو متاثر کر کے تجارتی توازن اپنے حق میں برقرار رکھ سکے گی۔ اس نکتہ میں امام احمد رضا نے ایک بین الاقوامی مسلم مشترکہ منڈی کا تصور بھی پیش کیا ہے جسے علمِ معاشیات کی ایک نئی شاخ نظریۂ وحدۃ التامیۃ الاقتصادیہ (Theory of Economic Integration) کہا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ جنگِ عظیم دوم (۱۹۴۵۔۴۶ء) کے بعد جب معاہدۂ روم کے تحت ''یوروپین مشترکہ منڈی'' کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت ماہرین علماء اقتصادیات نے اس جدید نظریہ کو پیش کیا۔ حالانکہ امام احمد رضا ۱۹۱۲ء ہی میں اقتصادیات کی اس نئی شاخ سے مسلمانوں کو متعارف کرا چکے تھے۔

(۴) مسلمان علمِ دین کی ترویج واشاعت کریں۔

یہ نکتہ بھی بہت اہم ہے۔ امام احمد رضا نے فروغِ علمِ حقیقی ونورانی کی ترغیب دی ہے اور اس کے حصول کی تشویق پیدا کی ہے۔ اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو ایک لحاظ سے اس کا تعلق بھی مسلمانوں کی اقتصادیات اور سیاستِ مُدن سے ہے۔ پہلے تین نکات پر عمل کا جذبہ قومی اور ملی تصلب سے پیدا ہوتا ہے اور قومی تصلب وعصبیت کے لئے علمِ نافع کی تعلیم اور معاشرے میں اس کا فروغ لازم وملزوم ہے تو اس طرح یہ آخری نکتہ بھی اقتصادیات وسیاستِ اسلامی سے متعلق ہے۔ جب ہم علومِ اسلامی کی تعلیم کی بات کرتے ہیں تو اس میں قرآن وسنت

کے علاوہ اپنے دور کے وہ تمام عقلی ونقلی یعنی روایتی، سائنسی اور معاشرتی علوم شامل ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی اعتبار سے دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ، ملک وملت اور معاشرے کے افراد کی ترقی اور ملک وقوم کی بقا اور قوت کے لئے معاون ومدد ہوسکتے ہیں یا بطورِ آلہ استعمال ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ دینِ اسلام دینِ فطرت ہے۔ یہ ایک کُل کا نام ہے۔ اس میں فرد، معاشرہ اور ملت کی حیات کے تمام گوشوں کا احاطہ ہے اور ''علمِ دین'' کا حصول انہی گوشوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اس لئے ہر زمانہ اور ہر دور بلکہ صبحِ قیامت تک انسان ایک خدا ترس اور پُر امن معاشرہ کی تکمیل کے لئے اس کے حصول کا محتاج رہے گا۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی تجاویز پیش کرنے اور اس کا معروضی تجزیہ کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

''یہ وجوہ ہیں، یہ اسباب ہیں۔ مرض کا علاج چاہنا اور سبب قائم رکھنا، حماقت نہیں تو کیا ہے، جس کی زندہ مثال یہ ترکوں کا تازہ واقعہ ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اہل الرائے ان وجوہ پر نظر فرمائیں اگر میرا خیال صحیح ہو تو ہر شہر وقصبے میں جلسہ کریں اور مسلمانوں کو ان چار باتوں پر قائم کردیں۔ پھر آپ کی (یعنی مسلمانوں کی) حالت خوبی کی طرف نہ بدلے تو شکایت کیجئے۔''

امام احمد رضا کے مذکورہ نکات اور ان کا پیش کردہ لائحہ عمل حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں آج بھی مسلمانانِ عالم کے لئے انتہائی پُر کشش اور بہترین طرزِ عمل کا داعی ہے جتنا کہ ان کے دور میں تھا۔ انہوں نے اُس دور میں وحدتِ اسلامیہ کی کوشش کی جب بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال جیسے رہنما ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ غالباً علامہ اقبال امام احمد رضا کے انہی افکار سے متاثر ہوکر ''مرغِ زیرک'' کی ''دانہ مستی'' پر تڑپ جاتے ہیں اور سیاسیاتِ حاضرہ کے فسوں کو توڑنے پر آمادہ ہوکر اس کی نسبت یوں نغمہ سرا ہوتے ہیں:

می کند بندِ غلاماں سخت تر
حریت می خواند اُو را بے بصر
در فضایش بال و پر نتواں کشود
با کلیدش ہیچ در نتواں کشود
گفت با مرغِ قفس ''اے دردمند
آشیاں در خانۂ صیاد بند
ہر کہ سازد آشیاں در دشت و مَرغ
او نباشد ایمن از شاہین و چرغ''
از فسونش مرغِ زیرک دانہ مست
نالہ ہا اندر گلوئے خود شکست
الحذر از گرمیِ گفتار اُو
الحذر از حرفِ پہلو دارِ اُو

ترجمہ:

☆ (دورِ حاضر کی سیاست) غلامی کے بند (قید) کو اور سخت کردیتی ہے۔ حریت (آزادی) اسے بے بصر (اندھا) کہتی ہے۔

☆ (سامراجیت کی) اس فضا میں پرواز ممکن نہیں۔ اس کی کنجی سے کوئی دروازہ نہیں کھل سکتا (یعنی کوئی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ مسئلہ کا حل صرف اسلامی تعلیمات میں ہے۔)

☆ (سامراجیت) قفس میں قید پرندہ سے کہتی ہے کہ ''(غلامی پر رضامند ہوکر) شکاری کے گھر میں اپنا آشیانہ بنالے۔

☆ جو کوئی بیاباں اور باغ میں آشیانہ بناتا ہے وہ شاہین اور چرغ (یعنی شکار کرنے والے پرندوں) سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔''

☆ اس کے جادو کے اثر سے عقلمند پرندہ بھی دانہ مست بن جاتا ہے اور اس کا نالہ اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے۔

☆ اس (سامراج) کی گرمیِ گفتار اور پُر فریب باتوں سے اللہ پناہ میں رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے حکمرانوں کو امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے افکار وتعلیمات اور ان کے پیش کردہ لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

اپنی بات۔۲

اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پاپائے روم کی ہرزہ سرائی

اسلام پر تلوار کے زور سے پھیلنے کا الزام لگانا اور اس کے مقدس نظریۂ جہاد کو خود ساختہ معانی پہنا کر اس کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنا یوں تو ہر دور میں اہلِ مغرب کا محبوب مشغلہ رہا ہے لیکن تاریخی تناظر مین دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ صلیبی جنگوں کے بعد اس الزام کو مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے کے لئے باقاعدہ ایک حربے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اسلام مخالف اس مہم میں سب سے اہم کردار یورپ کے کلیساؤں خصوصاً پاپائے روم کا رہا ہے۔ مفتی اعظم دہلی اور مسجد فتحپوری (دہلی) کے شاہی امام وخطیب علامہ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد صاحب نے بجاطور پر ارشاد فرمایا ہے کہ ''پوپ بنی ڈکٹ کا بیان اسلام مخالف تحریک کا حصہ ہے اور یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں، پہلے بھی رومن کیتھولک چرچ کی طرف سے اس طرح کے اسلام مخالف توہین آمیز بیانات آتے رہے ہیں اور انہی کے نتیجہ میں صلیبی جنگیں ہوئیں۔ لیکن مسلمانوں کو مشتعل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ تدبر سے ڈپلومیسی اور میڈیا کے ذرائع کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔'' اور اب نائن الیون کے بعد مغرب اور اسلامی دنیا کے درمیان پیدا ہونے والی تلخیوں اور کشیدگیوں کو مزید ہوا دینے کے لئے خفی وجلی کوششوں کا جو سلسلہ جاری ہے وہ بھی اپنی کیفیت و کمیت کے لحاظ سے اسی سلسلہ کی کڑی محسوس ہوتی ہے۔

پاپائے روم پوپ بنی ڈکٹ ششم نے گزشتہ روز جرمنی کی ایک یونیورسٹی میں خطاب کے دوران اسلام کے خالف اس الزام کا اعادہ کرتے ہوئے جس طرح اسلام کی جہادی تعلیمات کا ناتا دہشت گردی سے جوڑنے کی سعیِ لاحاصل کی ہے وہ بلاشبہ اسلام اور بانیِ اسلام کی توہین کے زمرے میں آتی ہے اور اس سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ دفترِ خارجہ پاکستان کی ترجمان نے اس پر اپنے سخت ردِّعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بنی ڈکٹ کے الفاظ قابلِ مذمت اور خطرناک ہیں اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اسے اسلام کی روح اور تعلیمات کا سرے سے کوئی علم نہیں۔ ترجمانِ دفتر خارجہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر رومی کلیسا کے سربراہ نے اپنے لیکچر میں واقعتاً وہ الفاظ استعمال کئے ہیں جو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں تو ان کے یہ جملے اسلام کی توہین کے مترادف ہیں جسے عالمِ اسلام برداشت نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم اس قسم کے بیان کی مذمت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے مذاہب کے مابین ہم آہنگی اور افہام وتفہیم کی کوششوں کو زبردست دھچکا لگے گا۔

ملک کی تمام جید شخصیات اور عمائدین نے پوپ کے اس بیان کو جہالت کا آئینہ دار قرار دیا اور پوپ سے مطالبہ کیا کہ وہ عالمِ اسلام سے معافی مانگیں۔ یومِ جمعہ کے موقع پر ملک گیر احتجاج کے دوران علماء نے کہا کہ اس بیان نے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں۔ ادھر دفتر خارجہ میں ویٹی کن کے سفیر کو طلب کر کے انہیں مسلمانوں کے شدید ردِعمل سے آگاہ کیا۔ روزنامہ جنگ (۱۷ ستمبر ۲۰۰۶ء) نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ پوپ بینڈکٹ کی جہاد، شانِ رسالت علیہ السلام، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی اور الزام تراشی دراصل ایک باقاعدہ سازش اور امتِ مسلمہ کے خلاف عصبیت کا حصہ اور مظاہرہ ہے اس پر پاکستان اور دوسرے مسلمان ممالک کا ردِعمل بجا اور درست لیکن اس مسئلہ سے نمٹنے کا یہ کوئی موثر حل نہیں اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملّتِ اسلامیہ اپنے خلاف صلیبی قوتوں کی سازشوں کا ادراک کرتے ہوئے اپنی صفوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرے۔ مسلمان امام احمد رضا کے پیش کردہ فلاح و نجات کے چار نکاتی پروگرام پر عمل کرتے ہوئے عالمی مالیاتی اداروں کے چنگل سے نکل کر باہر آئیں اور اپنی مالیاتی اور دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔ ہمیں اس حقیقت کو ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ اسلام دشمن قوتیں ان کے وسائل پر قبضہ کر کے انہیں اقتصادی اور سیاسی غلامی کے شکنجے میں جکڑنا چاہتی ہیں۔ اس طرح کی اسلام دشمن سازشوں کا صحیح ادراک ہی امتِ مسلمہ کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔

اپنی بات۔۳

بیرونِ ملک ڈاک اخراجات میں ہوش ربا اضافہ۔
فروغِ علم اور پرنٹ میڈیا کے خلاف ایک سازش

محکمہ ڈاک نے بیرونِ پاکستان ڈاک کے نرخوں میں یکم جولائی ۲۰۰۶ء سے اندھا دھند اضافہ کردیا ہے۔ اس اضافہ سے قبل ۲۰ گرام وزنی ڈاک لفافے پر تقریباً ۲۵ روپے خرچ آتا تھا جسے بڑھا کر پچپن روپے تک کردیا گیا ہے۔ ۵۶ صفحات کا ایک ماہوار پرچہ ۲۰ روپے میں بیرونِ ملک (خصوصاً ہندوستان) جایا کرتا تھا۔ اب تقریباً ۸۰ روپے لگتے ہیں۔ ایک کتاب، جس کا وزن سوا کلوگرام ہوتا تھا اور اس پر نرخ بڑھنے سے قبل تقریباً ۱۶۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ لگتے تھے، اب پتا کیا گیا تو پوسٹ آفس والوں نے ایک ہزار ایک سو روپے کے ڈاک ٹکٹ لگانے کے لئے کہا۔

اندازہ لگالیں، حکومت کے ان پالیسی ساز اداروں کی کارکردگی کا کہ یہ عام شہریوں کے لئے معلومات اور علم تک رسائی کو کس قدر مہنگا اور مشکل بنا رہے ہیں۔ روزنامہ نوائے وقت کی ایک خبر کے مطابق یہ اضافہ محض اس لئے کیا گیا ہے کہ اسلامی لٹریچر بیرونِ ممالک کم سے کم تعداد میں پہنچ پائے کہ یہ حکومت کے لئے مشکلات کا سبب بنتا ہے۔

پاکستانی محکمۂ ڈاک کا اگر ہندوستانی محکمہ ڈاک سے مقابلہ کیا جائے تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس کی ڈاک انتہائی سستے ٹکٹوں میں پاکستان پہنچ رہی ہے۔ انڈین جرائد ورسائل تین روپے یا پانچ روپے کی ٹکٹوں کے ساتھ آتے ہیں، جبکہ پاکستان کے نرخ اس کے مقابلہ میں بہت ہی زیادہ ہیں۔ اس اندھا دھند ڈاک خرچ اضافے پر جتنا بھی افسوس کیا جائے، وہ کم ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے تمام پرنٹ میڈیا اور ناشرین اداروں کا ایک نمائندہ وفد متحدہ طور پر متعلقہ حکومتی ادارے کے وزیر سے مل کر اس من مانے ہوشربا اضافہ کو ختم کرائے نیز سیاسی پارٹیوں کی معرفت قومی اسمبلی وسینیٹ میں بھی اس مسئلہ کو اٹھایا جائے اور حکومتِ وقت پر دباؤ ڈالا جائے کہ اس بے جا اضافے کو فوری طور پر واپس لے۔

تفسیرِ رضوی

سورۃ البقرہ

معارفِ قرآن
من افاضاتِ امام احمد رضا

گزشتہ سے پیوستہ

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

علمائے کرام نے کفر سے متعلق یہ مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ جب کسی کلمے میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال عدم کفر کا تو مفتی اور قاضی کے لئے بہتر یہ ہے کہ عدم کفر کے احتمال پر عمل کرے۔

فتوی خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:۔

"اذا کانت فی المسئلة وجوہ توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقاضی ان یمیل الی ذلك الوجه ولا یفتی بکفرہ تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم وان لم یکن لا ینفعه حمل المفتی کلامه علی وجه لا یوجب التکفیر"۔

(ردالمحتار علی درالمختار ۳/۳۱۲، کوئٹہ، بحرالرائق ۵/۱۲۵، کوئٹہ)

جب کسی مسئلے میں چند وجہ موجب تکفیر ہوں اور ایک وجہ عدم کفر کی ہو تو مفتی اور قاضی پر واجب ہے کہ اسی وجہ کی طرف مائل ہو اور مسلمان پر حسن ظن کرتے ہوئے قائل کے کفر کا فتوی نہ دے، پھر اگر قائل کی نیت وہی وجہ ہو جو تکفیر کو روکتی ہے تو وہ مسلمان ہے اور اگر قائل کی مراد وہ وجہ نہ ہو تو مفتی کا اس کے کلام کو ایسی وجہ پر محمول کرنا جو موجب کفر نہ ہو کچھ فائدہ نہ دیگا۔

اسی طرح فتاوی بزازیہ وبحرالرائق ومجمع الانھر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے:۔ احتمال کفر پر مفتی کفر کا فتوی نہ دے۔

تاتارخانیہ وبحروسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے:۔

"لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نهایة فی العقوبة فیستدعی نهایة فی الجنایة ومع الاحتمال لا نهایة"

(ردالمحتار علی درالمختار ۳/۳۱۲، کوئٹہ، بحرالرائق ۵/۱۲۵، کوئٹہ)

صرف احتمال کفر پر کفر کا حکم نہیں دیا جائے گا اس لئے کہ کفر انتہائی عذاب ہے تو وہ انتہائی قصور کو چاہے گا اور وجہ احتمال کے ساتھ انتہا نہیں ہوسکتی۔ (مترجم)

بحرالرائق وتنویرالابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے:۔

" والذی تحرر انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن الخ۔

(ردالمحتار علی درالمختار ۳/۳۱۲، کوئٹہ)

اور وہ جو تحریر کیا گیا یہ ہے کہ کسی مسلمان کے کلام کو جب اچھے احتمال پر محمول کرنا ممکن ہو تو اس پر کفر کا فتوی نہیں دیا جائے گا۔ (مترجم)

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کردیتے ہیں۔

فائدۂ جلیلہ

احتمال کفر، کفر نہیں۔

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ بعض فتاوے مثل قاضی خاں وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ ورسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر وواقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا، اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع وذائع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہوکر اکیس کی جگہ بیالیس

احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعاء کفر نہیں۔

بحر الرائق ورد المختار میں ہے:

"علم من مسائلهم هنا ان من استحل ما حرمه الله تعالىٰ على وجه الظن لا يكفر وانما يكفر اذااعتقدالحرام حلا لا ،ونظير ه ماذكره القر طبى فى شرح مسلم ان ظن الغيب جائز كظن المنجم والرمال بوقوع شئى فى المستقبل بتجربه امر عادى فهوظن صادق والممنوع ادعاء علم الغيب والظاهر ان ادعاء ظن الغيب حرام لا كفر بخلاف ادعاء العلم۔

زاد فى البحر الا ترى انهم قالو ا فى نكاح المحرم لو ظن الحل لا يحد بالا جماع ويعز ر كما فى الظهيريه وغيرها ولم يقل احدانه يكفر و كذا فى نظائره۔

(۶۴۔ردالمحتار علی درالمختار ۱۶۸/۳، کوئٹہ۔ بحر الرائق ۱۶/۵، کوئٹہ۔)

انکے مسائل سے یہاں پر یہ معلوم ہوا کہ جس نے اللہ کے حرام کردہ کو ظن کے طور پر حلال جانا تو وہ کافر نہیں ہوگا ہاں جب حرام کو اعتقاد کے طور پر حلال جانے تو وہ کافر ہوگا، اور اسکی نظیر وہ ہے جسے قرطبی نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے کہ اگر غیب دانی کا ظن وگمان کرے تو جائز ہے جیسے نجومی اور علم رمل جاننے والے امر عادی کے تجربہ سے مستقبل میں کسی چیز کے وقوع کا ظن کرتے ہیں تو وہ ظن، صادق ہے اور علم غیب کا دعویٰ کرنا ممنوع ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ ظن غیب کا دعویٰ حرام ہے کفر نہیں بخلاف علم غیب کے ادعاء کے۔

بحر الرائق میں اتنا زیادہ ہے، کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ فقہاء نے محرم عورت کے نکاح کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ اس عورت کو حلال گمان کرے تو اجماعاً حد لگائی نہیں جائیگی اور تعزیر کی جائیگی یعنی مناسب طور پر سزا دی جائیگی جیسا کہ فتاویٰ ظہیریہ وغیرہ میں ہے اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ وہ کافر ہو جائے گا اور یہی حکم اس کی نظیروں میں ہے (مترجم)

تو کیونکر ممکن ہے کہ علماء، باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں حکم کفر لگائیں۔ لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہوکر خود ذاہب وزائل ہونگے۔

اسکی تحقیق جامع الفصولین وردالمختار وحاشیہ علامہ نوح وملتقط فتوی حجتہ تاتارخانیہ ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وسل الحسام وغیرہا۔ کتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل ،،اللؤ لؤ المکنون،، وغیرہا میں ملاحظہ ہوں۔

وباللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں:

"جميع ماوقع فى كتب الفتاوىٰ من كلمات صرح المصنفون فيها بالجزم بالكفر يكون الكفر فيها محمولاً على ارادة قائلها معنى عللوابه الكفر واذالم تكن ارادة قائلها ذالك فلا كفر اه مختصرا۔"

یعنی کتب فتاوی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔

ضروری تنبیہ

احتمال کونسا معتبر ہے: احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں۔

﴿جاری ہے............﴾

☆ معارفِ حدیث ☆
من افاضات امام احمد رضا

گزشتہ سے پیوستہ

۶۔ شرک و کفر

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا، اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔ وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اخبث اور قطعا یقینا اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔ اگر چہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں۔ قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔ نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۲

۷۔ تکفیر

(۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

۱۱۴۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: كُفُّوا عَنْ أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ أَكْفَرَ أَهْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ۔
فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا الہ الا اللہ، کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہو جائیگا۔

۱۱۵۔ عن أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ثَلٰثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يُكَفِّرُ بِذَنْبٍ، وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى أَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْإِيْمَانُ بِالْأَقْدَارِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م

۱۱۶۔ عن أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تُكَفِّرُوْا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ۔ فتاوی رضویه ۵/۵۹۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

(۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ

کَانَ کَمَا قَالَ : وَاِلّا رَجَعَتْ عَلَیْہِ۔ فتاوی رضویه ۳/۳۰۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑیگی، اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۱۹۔ عن أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَیْسَ مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَیْسَ کَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُهُ کَذٰلِكَ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا اَکْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلَّا بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ کَافِرًا وَ اِلَّا کَفَرَ بِتَکْفِیْرِهٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گر یگی۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوگیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

حوالہ جات

۱۱۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۲۱۱
☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۶
۱۱۵۔ السنن لابی داؤد ، الجهاد، ۱/۳۴۳
☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۱۵۹
☆ السنن لسعید بن منصور ، ۲۳۶۷
☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳/۳۷۷
☆ کنز العمال للمتقی، ، ۴۳۲۶، ۱۵/۸۱۱
☆ مشکوة المصابیح ، ۵۹ ، ۱/
۱۱۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۷
☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۲۸
☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵
☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/۵۷
☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
☆ المؤطا لمالك، الکلام ،
☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۸
☆ الجامع للترمذی، الایمان ، ۲/۸۸
☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵
☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الادب، ۲/۹۰۱
☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/۵۷
☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵۴
☆ المسند لابی عوانة ، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الادب ، ۲/۸۹۳
☆ الصحیح لمسلم ، ، الایمان ، ۱/۵۷
۱۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۹
☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۴۶۴

جاری ہے..........

معارف القلوب

فصل دہم: کتاب: احسن الوعاء لاداب الدعاء

مبحث دعا کے متعلق چند نفیس سوال و جواب میں

گزشتہ سے پیوستہ

مصنف: رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ الرحمن
شارح: مجدد اعظم امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمن محشی: اسلم رضا قادری

سوال دوم: دعا تفویض (۳۶۶) کے منافی ہے۔ جو شخص اپنا کام کسی کے سپرد کرتا ہے، آپ اس میں دخل نہیں دیتا۔

جواب: تفویض کے یہ معنی کہ بندہ جس کام کے نفع نقصان سے واقف نہ ہو، اسے اپنے مولیٰ کو کہ حکیم و کریم وعلیم ہے، سپرد کردے۔ وہ مصلحت اس کی اُس سے بہتر جانتا ہے۔ نہ یہ کہ جو بات قطعاً اس کے حق میں بہتر ہے، مانند بہشت وایمان ومحبتِ خدا کے، اس کی طلب نہ کرے یا جو بات بالیقین مضر ہے، مثل کفر و شرک و معصیت و دوزخ کے، اس سے پناہ نہ چاہے۔ بلکہ جس بات کا انجام معلوم نہیں، اس کی طلب بھی مع استثناء و شرطِ خیر و صلاح، منافی تفویض نہیں۔ دعائے استخارہ میں وارد ''الٰہی یہ کام اگر میرے دین ودنیا وانجام میں بہتر ہے، تو مجھے اس کی توفیق دے، ورنہ مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرا دل اس سے پھیر۔''

البتہ جس چیز میں مضرت یقینی ہے، اس کی طلب کرنا یا جس کا نفع نقصان معلوم نہیں، بغیر شرطِ خیر و صلاح کے مانگنا تفویض کے منافی و بے جا ہے۔

امام غزالی کے شیخ فرماتے ہیں، استثناء اور شرطِ خیر و صلاح قطعیات میں بھی اولیٰ، کہ کبھی خیر و صلاح مفضول میں ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور وقت تنگ ہوگیا ہے اور ایک اندھا کنوئیں میں گرا پڑتا ہے، بچانا اس کا اس کے حق میں بہتر ہے اگرچہ نماز فی نفسہ افضل ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ افضل کی طلب میں آدمی ہلاک ہوجاتا ہے اور مفضول بے ضرر ہاتھ آتا ہے۔ جیسے ماء الشعیر (۳۶۷) بعض مریضوں کے حق میں مفید اور شربت اگرچہ افضل ہے، مضر۔ پس ایسا مفضول افضل سے اصلح و بہتر ہے تو بندے کو لائق کہ اپنے مالک سے عرض کرے۔ الٰہی! میری صلاح و بہبود افضل میں رکھ اور اس کی توفیق دے۔ قطعاً جزماً بلا شرطِ صلاح، افضل کی درخواست نہ کرے کہ کبھی مضر ہوتی ہے۔

قولِ رضا: اس کلام سے مقصود سلب عموم ہے۔ یعنی سب قطعیات (۳۶۸) ایسے نہیں کہ ضمِ استثناء وشرطِ خیر سے بے نیاز ہوں۔ نہ عموم سلب کہ سب قطعیات میں اس کی حاجت ہو۔ محبتِ خدا اور سول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و بہشت و دیدارِ الٰہی و شفاعتِ رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم و توفیقِ طاعت کی طلب اور کفر و بدعت و دوزخ و غضبِ الٰہی و ناراضی حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعوذ (۳۶۹) اصلاً محتاجِ شرط واستثناء نہیں کہ ان امور میں کسی صورت دوسرا پہلو متصور نہیں اور جہاں دوسرا پہلو پیدا ہوگا، وہاں بھی شرط و استثناء نظر بنفسِ ذات افضل ہوں گے کہ افضل فی نفسہٖ کبھی بوجہ عارض مفضول ہوسکتا ہے۔ جیسے آفاقیوں کے لئے نماز و طواف (۳۷۰) ورنہ مفضول، من حیث ھو مفضول (۳۷۱) ہرگز اصلح نہیں ہوسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال سوم: جو مقدر ہے، ہوگا۔ پھر دعا سے کیا فائدہ؟

جواب: دعا سے بلا رد ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''قضاء دعا کے سوا کسی چیز سے رد نہیں ہوتی اور سوا نیکی کے کوئی چیز عمر کو زیادہ نہیں کرتی۔''

دوسری حدیث میں ہے: ''دعا اس چیز سے کہ نازل ہوئی اور اس

سے کہ ہنوز نازل نہ ہوئی (۳۷۲) فائدہ بخشتی ہے اور بے شک بلا نازل ہوتی ہے اور دعا اس کو مل جاتی ہے تو دونوں آپس میں مدافعت کرتی رہتی ہیں۔"

یعنی بلا اترنا چاہتی ہے اور دعا اس کو روکتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت تک نہیں اترنے دیتی۔

مگر یہ رد بھی قضاء کے موافق ہے جس طرح وجود ہر شئے کا کسی سبب سے مربوط ہے (۳۷۳) اسی طرح ہر چیز کے روکنے اور دفع کرنے کے لئے بھی ایک سبب مقرر ہے۔ سپر حربہ روکنے کا ایک سبب ہے اور دعا سببِ دفعِ بلا۔ سپر لینا قضاء کے خلاف نہیں، دعا کیونکر منافی ہوسکتی ہے۔

تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ قضاء دو قسم کی ہے۔ مبرم کہ **جف القلم بما هو كائن** (۳۷۴) اس کا بیان ہے اور معلق کہ **وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ** (۳۷۵) اس کا نشان ہے۔ مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں بعض اسباب سے عمر میں کمی زیادتی ہوتی ہے اور وہ بھی لوحِ محفوظ میں لکھی ہے۔ پس قضاء میں تغیر، قضاء کے مطابق روا ہے۔ مثلاً مقدر ہے کہ زید کی عمر ساٹھ برس کی ہوگی اور جو حج کرے گا، اَسّی برس زندہ رہے گا۔

تنبیہ: قولِ رضا: یہ قضا میں تغیر نہیں مقضی بہ (۳۷۶) کا تغیر ہے، اور مقضی کی بھی ذات بدلی نہ اس کے مقضی ہونے کی حیثیت۔ اسے اس اعتبار سے جو نظر عامۂ عباد میں ظاہر ہوتا ہے، احادیث وکلماتِ علمائے کرام میں رد وتغیرِ قضاء فرمایا ہے۔ اس کا بیان عنقریب آتا ہے۔

پہلے یہ جانئے کہ یہاں بعض اشخاص کو قول حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ میں کہ "سب اولیاء قضائے معلق کو روکتے ہیں اور میں قضائے مُبرم کو رد فرماتا ہوں۔" اوکما قال رضی اللہ عنہ" شبہ گزرتا ہے کہ قضائے مُبرم کیونکر قابلِ رد ہوسکتی ہے؟

حواشی

(۳۶۶) تفویض کے معنی ہیں اپنا معاملہ کسی کے سپرد کردینا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جب بندہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرچکا تو پھر دعا کیوں کرتا ہے کہ مجھے فلاں بھلائی عطا کردے۔ وہ جو چاہے کرے۔

(۳۶۷) یعنی جَو کا وہ پانی جو ابھی شراب نہ بنایا گیا ہو۔

(۳۶۸) قطعیات سے مراد یہاں وہ اُمور ہیں جن کا نفع یا نقصان یقینی ہے اور ان میں دوسرا پہلو نہ پایا جائے۔ مثلاً محبت خدا اور رسول عزوجل و ﷺ کی طلب اور غضب الٰہی وناراضی رسالت پناہی ﷺ سے پناہ۔

یعنی بعض امورِ یقینیہ ایسے ہیں کہ جن سے متعلق دعا کرتے وقت استثناء وخیر کی شرط لگانے کی حاجت نہیں کہ "الٰہی! اگر یہ کام میرے دین ودنیا وانجام میں بہتر ہے تو مجھے اس کی توفیق دے، ورنہ مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرا دل اس سے پھیر۔"

بعض امور یقینیہ ایسے ہیں کہ جن سے متعلق دعا کرتے وقت خیر و استثناء کی شرط لگانا ہی بہتر ہے جیسا کہ ماء الشعیر والی مثال گزری۔

(۳۶۹) پناہ مانگنا۔

(۳۷۰) تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت، حصہ ۶ اور رفیق الحرمین کا مطالعہ کیجئے۔

(۳۷۱) یعنی جس چیز پر کسی دوسری چیز کو فضیلت حاصل ہو وہ پہلی چیز اپنی ذات کے اعتبار سے اس دوسری چیز سے زیادہ مفید وبھلی نہیں ہوسکتی۔

(۳۷۲) جو ابھی تک نازل نہ ہوئی۔

(۳۷۳) یعنی ہر شئی کا وجود کسی سبب کے رابطے سے ہوتا ہے۔

(۳۷۴) یعنی جو ہونا تھا اسے لکھ کر قلم خشک ہوگیا۔ مراد یہ کہ اللہ عزوجل کے لکھے میں تبدیلی ممکن نہیں، جو لکھ دیا گیا، وہ ہوکر رہے گا۔

(۳۷۵) اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے۔ سورہ فاطر، آیت ۱۱، ترجمۂ کنزالایمان۔

(۳۷۶) مقضی بہ سے مراد یہاں وہ شئے ہے جو تقدیر میں لکھی گئی ہو جیسا کہ ابھی مثال گزری کہ "مقدر ہے کہ زید کی عمر ساٹھ برس کی ہوگی اور اگر حج کرے گا تو اسّی برس زندہ رہے گا" تو اس مثال میں زید کی عمر مقضی بہ ہے جو کہ ساٹھ سے بدل کر اسّی تک بڑھادی جائے گی۔

﴿جاری ہے.........﴾

فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ کا ایک سرسری مطالعہ: اصلاح طلب پہلو

تحریر: مولانا خورشید احمد سعیدی*

﴿اس سے پہلے فتاویٰ رضویہ کی چار جلدوں یعنی ۳۰ تا ۲۷ میں سامنے آنے والی اَخطاء اور اَغلاط کو قارئین ماہنامہ معارفِ رضا کے مختلف شماروں میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اسی طرح جلد ۳۰ کے بارے میں قارئین سہ ماہی افکارِ رضا ممبئی (اپریل تا جون ۲۰۰۶ء/ صفر تا ربیع الآخر ۱۴۲۷ھ) میں بھی مولانا خورشید احمد سعیدی صاحب کی معروضات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس زیرِ نظر تحریر کے ذریعے فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر ۲۵ تا ۳۰ (طابع رضا فاؤنڈیشن، لاہور، مارچ ۲۰۰۴ء) میں وارد قرآنی آیات، عربی عبارات، ترجمہ، حواشی وغیرہ میں اصلاح طلب **صرف چند** اغلاط اور اخطاء کی نشاندہی کی جاسکی ہے۔ امید ہے اس سے رضویات کے میدان میں کام کرنے والے محققین، فتاوی سے استفادہ کرنے والے مفتی صاحبان اور اس کی آئندہ اشاعت کا اہتمام کرنے والے علماء عظام اور ناشرین کرام اپنی اپنی ضرورت کے مطابق مستفید ہوں گے۔ مذکورہ چھ جلدوں میں تصحیح اغلاط کا لائحہ عمل دیگر ناشرین کرام کو یہ ترغیب دی گئی ہے کہ فتاویٰ رضویہ کی نئی اشاعت سے قبل اسکی اغلاط کی تصحیح نہایت ضروری ہے۔ مولانا سعیدی صاحب نے اعلان فرمایا ہے کہ اب ۲۵ ویں جلد کے بعد سرسری جائزہ کا کام یہیں ختم کیا جارہا ہے اور فتاویٰ رضویہ کے حوالہ سے جو اصل کام ہو رہا ہے یعنی فتاویٰ رضویہ کا مختلف عنوانات کے حوالے سے اشاریہ وغیرہ اس پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔ لہٰذا اسی مضمون کے ساتھ مولانا سعیدی صاحب کے دو اہم تحقیقی کام ''تقابلی اشاریہ سائلینِ فتاویٰ رضویہ (جلد: ۱، قدیم نسخہ مع جلد: ۱ تا جلد: ۳ جدید نسخہ)'' اور ''مذاہب عالم وتعلقاتِ بین المذاہب (فتاویٰ رضویہ جدید کی تیس جلدوں کا اشاریہ)'' بھی پیش کئے جارہے ہیں جو ہماری ویب سائٹ پر بھی ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔ ہاں اگر ناشر اداروں کے مقتدر حضرات کرام اس نہج پر فتاویٰ رضویہ پر کام کرانے کے لئے ان سے رجوع کریں گے تو وہ اس کارِ خیر کو آگے بڑھانے پر غور کرسکتے ہیں۔ ادارہ﴾

اس جلد میں مذکور صرف تین قرآنی عبارات میں فروگذاشتیں نظر آئی ہیں۔ درج ذیل میں پہلے انہیں ملاحظہ کیجئے۔

قرآنی عبارات میں اخطاء:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۹	۲	فلهن الثمن مما ترکتم بعد	فلهن الثمن مما ترکتم من بعد
۵۳۱	۳	ومن یعظم حرمت الله فذلک خیر عند ربه	ومن یعظم حرمت الله فهو خیر له عند ربه
۵۶۹	۶	یسبح له السمٰوٰت السبع والارض	تسبح له السمٰوٰت السبع والارض

قرآنی آیات کے حوالوں میں اخطاء:

جیسا کہ اس سے سابقہ مضامین میں فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر ۳۰ تا ۲۷ کے بارے میں عرض کیا گیا تھا کہ ان میں بعض اغلاط کا تعلق سورتوں کے نمبر سے ہے اور بعض غلطیاں آیات کے نمبروں سے متعلق ہیں یہی حال جلد ۲۶ میں وارد آیاتِ قرآنی کا بھی ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس جلد میں اس نوعیت کی فروگزاشتیں جلد نمبر ۲۷ کی طرح انتہائی کم ہیں اور صرف دو مقامات پر اصلاح کی ضرورت ہے۔

صفحہ نمبر	سورۃ	حاشیہ نمبر	حاشیے میں غلط حوالہ	درست حوالہ
۴۲۹	التوبہ یا المنافقون	۱	القرآن الکریم ۱۱/ ۴۶	القرآن الکریم ۹/ ۳۰ یا ۶۳/ ۴
۶۰۴	القصص	۱	القرآن الکریم ۲۸/ ۲۸	القرآن الکریم ۲۸/ ۸۸

---

* ریسرچ اسکالر، اسلام آباد khursheedsaeedi@hotmail.com

بعض عربی عبارات میں غلطیاں:

بعض عربی عبارات میں کچھ غلطیاں سرسری طور پر دیکھنے سے سامنے آگئیں۔ ان کی تصحیح کے لیے میرے پاس الاتقان کا مکتبہ نزار مصطفی الباز، سعودیہ کا طبعہ ثانیہ ۱۹۹۸ء والا نسخہ تھا اور شرح معانی الآثار کے جملے کو مکتبہ شاملہ میں کمپیوٹر کے ذریعے دیکھا تھا۔

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح	جس کتاب کی عبارت ہے
۴۴۰	۱۵	ليس من امبر الصيام في امسفر	ليس من امبر امصيام في امسفر	شرح معانی الآثار
۴۴۶	۱۴	و اكتر لحنا	و اكثر لحنا	الاتقان
۴۴۷	۳	ما تقولون في هذا القراء ة	ما تقولون في هذه القراء ة	الاتقان
۴۴۷	۲۱	لأيات سورة على ما وقفهم	لأيات سُوَرِهِ على ما وقفهم	الاتقان
۴۴۸	۲	حين قرؤوه بلغاتهم	حتى قرؤوه بلغاتهم	الاتقان
۴۴۸	۸	وان كان قد وسّع في قراء ته	وان كان قد وُسّعَ قراء ته	الاتقان
۴۴۸	۱۱	ذٰلک انتهت	ذٰلک قد انتهت	الاتقان

متنوع فروگذاشتیں:

۱۔ صفحہ ۹۲، سطر ۱۵ میں سورۃ المجادلۃ کی آیت ۲ کے کچھ کلمات نقل کیے گئے ہیں۔ آخری کلمۃ وَلَدْنَهم پر حاشیہ کی طرف اشارہ کرنے والا نمبر ۲ بھی لکھ گیا ہے مگر حاشیے میں حوالہ دیتے وقت صرف '' القرآن الکریم ۵۸/۲'' لکھا ہے۔ یہاں ۲ لکھنے کی ضرورت ہے۔ دوسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ مترجم نے ان کلمات کا ترجمہ ''ان کی مائیں نہیں مگر وہ جنھوں نے ان کو جنا۔'' لکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ترجمہ اعلیٰ حضرت کے ترجمے ''ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں'' (کنزالایمان) سے بہتر نہیں ہے۔

۲۔ صفحہ ۲۹۱ پر حاشیہ میں اِڈال کردہ کتابوں (الرسالة القشيرية اور الحديقة الندية) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ حوالہ کس عبارت کے لیے ہے؟ پورے صفحے پر کوئی نشان نہیں ڈالا گیا۔

۳۔ صفحہ ۳۲۸، سطر ۱۱ میں ایک حدیث کے الفاظ کو یوں لکھا گیا ہے: من استعجل اخطاء۔ اس آخری لفظ کو 'اخطأ' لکھنا چاہیے جو کہ فعل ہے۔ اسے اگر اخطاء لکھیں گے تو یہ فعل نہیں ہوگا بلکہ خطا کی جمع ہوگی۔ حدیث میں فعل آیا ہے نہ کہ خطا کی جمع۔

۴۔ صفحہ ۱۴۷، سطر ۱۰ میں '' يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم '' لکھ کر اس کے اوپر ۲ لکھا گیا مگر حاشیہ میں اس کے لیے کچھ نہیں لکھا گیا۔

الصمصام على مشكك في آية علوم الأرحام (۱۳۱۵ھ):

اس جلد نمبر ۲۶ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا ایک رسالہ '' الصمصام على مشكك في آية علوم الأرحام '' بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جو ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے (غالباً اگست/ستمبر ۲۰۰۵ء میں) مجھے بھجوایا تھا تاکہ میں اس کا انگریزی ترجمہ کردوں۔ یہ وہ نسخہ تھا جو حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری مدظلہ کے اہتمام سے بزم فکر و عمل کراچی نے جمادی الآخر ۱۴۱۰ھ مطابق جنوری ۱۹۹۰ء میں جبکہ رضا اکیڈمی بمبئی نے ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ کو انڈیا سے شائع کیا تھا۔ اور یہی وہ رسالہ ہے جس کے مطالعے کے بعد اس عاجز کا تعلق فتاوی رضویہ سے بڑھتا گیا۔

جب اس مرسلہ رسالے کا مطالعہ کیا تو کئی اغلاط وغیرہ نے فہم مطالب میں مشکل پیدا کردی۔ اس رسالے کے کسی دوسرے نسخے کی تلاش کی تو معاونین نے بتایا کہ اسے فتاوی رضویہ جلد نمبر ۲۶ میں دیکھ لوں۔ اسے ملاحظہ کیا تو اخطاء و اغلاط کی کچھ اور شکلیں سامنے آگئیں۔ صرف اُنیس صفحے

کے اس رسالے میں اغلاط کو ابتدائی مرحلے میں جب مرتب کیا تو یہ تقریباً (۱۴۰) کے عدد کو پہنچ گئیں۔

اہل سنت کی صحیح دینی تربیت کے لیے دردِ دل رکھنے والے مفکرین اور ناشرین کی توجہ حاصل کرنے کے لیے ان اخطاء کو درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔فہرست کے پہلے کالم میں دیا گیا صفحہ نمبر فتاوی رضویہ کی جلد ۲۶ کے مطابق ہے، دوسرے کالم میں سطر کا نمبر بھی اِسی جلد کے مطابق ہے، تیسرے کالم میں اسی جلد کے کلمات ہیں جبکہ آخری کالم میں نسخہ مطبوعہ کراچی کے اختلافی کلمات کو درج کیا گیا ہے۔

صفحہ نمبر	سطر	کلمات وعبارات بمطابق فتاوی رضویہ جلد ۲۶	بمطابق نسخہ کراچی
۴۶۷	۹	...دست بستہ تسلیم، اس کے بعد...	دست بستہ تسلیم رسانی کے بعد
۴۶۷	۱۱	مسئلہ یہ ہے کہ اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے	ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے
۴۶۷	۱۲	حالانکہ ایک آلہ نکلا ہے	حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالہ ہے
۴۶۷	۱۴	عفاء	عفا
۴۶۸	۱۱	البررة	البرارة
۴۶۹	۴	نہاں وعیاں	نہاں اور عیاں
۴۶۹	۱۱	اور کوئی جی نہیں جانتا	اور کوئی بھی نہیں جانتا
۴۶۹	۱۳	بیشک اللہ ہی جاننے والا خبردار	بیشک اللہ ہی ہے جاننے والا خبردار
۴۶۹	۱۶	پھر کیا تمھیں جوڑے جوڑے اور	پھر کیا تمہیں جوڑے اور
۴۶۹	۱۷	الا یعلمه	الا بعلمه
۴۶۹	۱۹	مگر یہ سب لکھا ہے	مگر سب لکھا ہے
۴۶۹	۲۲	اللہ ہی کی طرف پھرا جاتا ہے	اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے
۴۷۰	۵	اذ انشاء	اذ انشأ
۴۷۰	۹	بے پایان	بے پایاں
۴۷۰	۱۰	پیٹ رہتے وقت	پیٹ میں رہتے وقت
۴۷۰	۱۵	سمٹتے پھیلتے ہیں	سمیٹتے پھیلتے ہیں
۴۷۰	۱۶	نہ تخصیص ذکورت وانوثت کا ذکر	نہ تخصیص ذکور وانوث کا ذکر
۴۷۰	۱۷	گھڑت	گڑہت
۴۷۰	۱۸_۱۹	کسی طرح تدبیر سے اتنا معلوم نہیں کرسکتا	کسی طرح کسی تدبیر سے اتنا نہیں معلوم کرسکتا
۴۷۰	۱۹	فرمایا ہوتو نشان دو	فرمایا تو نشان دو
۴۷۰	۲۰_۲۱	بعض جہل طویل وعجز مدید بعض	بعد جہل طویل اور عجز مدید کے بعض
۴۷۰	۲۱	فانی وزائل و بے حقیقت	فانی وزائل و بے اصل و بے حقیقت

صفحہ	سطر		
۴۷۰	۲۲	وہ بھی اسی بارگاہ	وہ بھی بارگاہ
۴۷۱	۳	اللہ جانتا ہے	جانتا ہے
۴۷۱	۷	سر بفلک کشیدہ	سر بفلک کشیدہ
۴۷۱	۸	ایک نہایت قلیل وذلیل	ایک نہایت قلیل رذیل
۴۷۱	۹	اللہ جانتا ہے	اللہ تعالیٰ جانتا ہے
۴۷۱	۱۱	جو کچھ گزرا اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے	جو کچھ آئے گا اور جو کچھ گزرا
۴۷۱	۱۲	عاقل منصف	عاقل مصنف
۴۷۱	۱۷	کسی علم کی حضرت عزت عزّ وجل سے تخصیص	کسی علم کی حضرت عزّ وجل سے تخصیص
۴۷۱	۲۰	کسی آلۂ جارحہ	کسی آلہ وجارحہ
۴۷۱	۲۲	علم کا وجوب کہ کبھی کسی طرح	علم کا وجوب کہ کسی طرح
۴۷۱	۲۳	علم کا اثبات	علم کا ثبات
۴۷۲	۱	علم کا اقصیٰ غایات کمالات	علم کا اقصیٰ غایت کمال
۴۷۲	۷	ان وجوہ ستہ کا جامع ہو	ان وجوہ ستہ کا ہو
۴۷۲	۱۵	بحقیقت حقیقہ	بحقیقت حقیقیہ
۴۷۲	۱۷	یالغیر ہو	یا بالغیر ہو
۴۷۲	۱۹	بحضرت عزّت عزت عظمتہ	بحضرت عزّت عظمتہ
۴۷۲	۲۲	علوم عظیمہ عطا فرمائے	علوم عظیمہ ثابت فرمائے
۴۷۴	۴	اپنی اپنی نماز وتسبیح	اپنی نماز وتسبیح
۴۷۴	۱۰_۱۱	یہ سب نامتناہی نامتناہی نامتناہی علوم	یہ سب نامتناہی نامتناہی علوم
۴۷۴	۲۰	مانحن فیہ میں مولا سبحانہ وتعالیٰ	مانحن فیہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ
۴۷۵	۲_۳	ظاہر ایسی صورت میسر نہیں	ظاہر ایسی صورت نہیں
۴۷۵	۳	کہ جنین رحم میں	کہ جنہیں رحم میں
۴۷۵	۴	بعد علوق فم رحم	بعد میں علوق فم رحم
۴۷۵	۵	جنین محبوس	جنیں محبوس
۴۷۵	۵_۶	بلکہ خود اس پر	بلکہ اس پر
۴۷۵	۶	ایک غشائے رقیق ملاقی جسم مبین	ایک غشائے رقیق ملاقی جسم جنیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷۵	۷_۸	بول مجتمع رہتا ہے	بول جمع رہتا ہے
۴۷۵	۸_۹	ایسی حالتوں میں بدن	ایسی حالت میں بدن
۴۷۵	۱۲	جنین کا بیشتر جنبش	جنیں کی پیشتر جنبش
۴۷۵	۱۳	حجم میں اقرائش	حجم میں افزائش
۴۷۵	۱۶	پشم کبود میں زرادند	پشم کبود میں زراوند
۴۷۵	۱۶	صبح علی اریق حمول	صبح علی الریق حمول
۴۷۵	۱۷	شیریں ہوایا تلخ	شیریں ہو یا تلخ
۴۷۵	۲۱	بذریعہ قواسر پانچوں حجابوں	بذریعہ قواسر پانچواں حجابوں۔
۴۷۶	۵	اور طلوع مرئی کہ وہی	اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی
۴۷۶	۶	وقوع حجاب میں کچھ دیر تک	وقوع حجاب بھی کچھ دیر تک
۴۷۶	۷	فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ نے	فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے
۴۷۶	۷	مؤامرات ربجیہ	مؤامرات زیجیہ
۴۷۶	۹	حاجت	حاجب
۴۷۶	۱۲	مقدار عُسر قطر تک	مقدار عشر قطر تک
۴۷۶	۱۴	اعضائے جنیں باچناں وچنیں	اعضائے جنیں یاچناں وچنیں
۴۷۶	۲۱	کروڑوں علم عام انسان بلکہ حیوانات	کروروں علم عام انسان بلکہ عام حیوانات
۴۷۷	۲	دیکھو ابھی تمھیں آیت	دیکھو تمہیں ابھی آیت
۴۷۷	۲	ماں کے پیٹ سے نرے جاہل	ماں کے پیٹ سے جاہل
۴۷۷	۷	دُنیا کمانے کی راہ بتائی	دُنیا کمانے کی راہ بتلائی
۴۷۷	۸	ہاتھ جوارح دیئے	ہاتھ جواح دیئے
۴۷۷	۱۷	کس مرنے کا چکھا	کس مزے کا چکھا
۴۷۸	۵_۶	بعد تصریح عملی	بعد تشریح عملی
۴۷۸	۹	ہر نقطہ ارضی	ہر نقطۂ ارضی
۴۷۸	۹	دورو موجود و حال	دورو موجودہ و حال
۴۷۸	۱۰	بعد بتادیہ لاتعدو لاتحصیٰ	بُعد بتادیہ لاتعداد لاتحصی
۴۷۸	۱۳	کروڑہا کروڑ	کرورہا کرور

۴۷۸	۱۹	دوکلموں کے سرخ میں	دوکلموں کے شرح میں
۴۷۸	۲۲	کہ نا متناہی معدود و محدود	کہ نا متناہی ہیں معدود و محدود
۴۷۸	۲۳	اپنے گھر کے کہ آدمی	اپنے گھر کے آدمی
۴۷۹	۱	کتنی دیر بعد کون سی خمل ونقرہ میں	کتنی دیر بعد حمل ونقرہ میں
۴۷۹	۵	رحم شریف کئی بار	رحم شریف کئے بار
۴۷۹	۹	سکنڈر تھرڈ پر برآمد	سکنڈ تھرڈ پر برآمد
۴۷۹	۱۱	آپ کئی بار زور لگائیں گے	آپ کئے بار زور لگائیں گے
۴۷۹	۱۹	عالم ارحام بننے کے مدعی نہ سہی	عالم ارحام بننے کے بعد مدعی نہ سہی
۴۸۰	۱	کتنی چیونٹیاں کتنے چیونٹے	کتنی چیونٹیاں کے چیونٹے
۴۸۰	۲	خفاش کے سب پرند اور نیز مچھلیاں	خفاش کے سواسب پرند اور تیز مچھلیاں
۴۸۰	۲	وغیرہا لاکھوں میں داخل نہ تھے	وغیرہا لاکھوں جانور کہ انڈے دیتے ہیں پادری صاحب کی حکمت سب جگہ بیکار ہے کیا یہ یعلم ما فی الارحام میں داخل نہ تھے
۴۸۰	۳	پیٹ آلے کے قابل	پیٹ آنے کے قابل
۴۸۰	۴	درگزروں فقط قابل آلہ فقط انسان	درگزر کروں فقط قابل آلہ فقط بلکہ انسان
۴۸۰	۷	میم صاحبہ...کلام کروں اب لولاکھوں	میم صاحب...کام کروں اب تولاکھوں
۴۸۰	۸	گھڑیا	گڑھیا
۴۸۰	۹-۱۰	اخصائے اندرونی	اعضائے اندرونی
۴۸۰	۱۳	بولومیس میڈم	بولومس میڈم
۴۸۰	۱۶-۱۷	اور پیر اور دونوں لب بالا چاروں لب زیریں	اور پیڑو اور دونوں لب بالا چارو لب زیریں
۴۸۰	۱۸	کئی درجے دقیقے	کے درجے دقیقے
۴۸۱	۶	اور ہرگز نہ بتاسکو گے	اور اگر ہرگز نہ بتاسکو گے
۴۸۱	۱۱	وقرے کے محصول	وقریے کے محصول
۴۸۱	۱۲	گدریہ گر،...، بولا...ہیولے چوتڑوں کے بل	گداگر،...، لولا...ہیولٰی چوتڑوں کے بل
۴۸۱	۱۵	محاصل معادن وبحار	محاصل معاون وبحار
۴۸۱	۱۷	مسلمانوں نہ فقط مسلمانوں ہر قوم کے عاقلوں	مسلمانو نہ فقط مسلمانو ہر قوم کے عاقلو
۴۸۱	۲۳	بے عطائے سلطان ہوگیا	بے عطائے سلطانی ہوگیا

۴۸۱	۲۳	خزائن شاہی کے برابر ہولیا	خزائن شاہی کے برابر ہو گیا
۴۸۲	۱	کس ملعون بناء پر	کس ملعون کے بنا پر
۴۸۲	۲	اندھے سے بھی بہت بدتر حالت	اندھے سے بھی بدتر حالت
۴۸۲	۵_۶	ہر متناہی کو دوسری متناہی سے	ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے
۴۸۲	۶	ہزار صفر لگا بخلاف	ہزار صفر لگا کر بخلاف
۴۸۲	۱۲	نہیں خروخوک سب کے منہ پر	نہیں جو خروخوک سب کے منہ پر
۴۸۲	۱۷	متحیر ہوتے ہیں، سبحان اللہ اللہ اللہ کہاں	متحیر ہوتے، سبحان اللہ۔ اللہ کہاں
۴۸۲	۱۸	بونگا	لونگا
۴۸۲	۱۹	ناپاک ناشتہ کھڑے ہو کر	ناپاک ناشستہ کھڑے ہو کر
۴۸۲	۲۲	کو دن	کودھن
۴۸۳	۱	کنواری پاکیزہ بتول	کواری پاکیزہ بتول
۴۸۳	۲	گائیں، خدا کا بیٹا	گائیں خدا اور خدا کا بیٹا
۴۸۳	۳	خون کے پیاسے لوٹیوں کے بھوکے	خون کے پیاسے بوٹیوں کے بھوکے
۴۸۳	۵	موت کے بعد کفار کو	موت کے بعد کفارے کو
۴۸۳	۷	بیٹے کو سُولی	بیٹے کی سُولی
۴۸۳	۱۰_۱۱	بیہودہ کلام گھڑیں	بیہودہ کلام گڑھیں
۴۸۳	۱۱	مثال	امثال
۴۸۳	۱۲	باب ۲۳ درس ۱۵ تا ۸۸	باب ۲۲ درس ۱۵ تا ۱۸
۴۸۳	۱۳	اسے چن رکھا	اسے چن رکھنا
۴۸۴	۱	اشمویل نبی	اسمویل نبی
۴۸۵	۱	خدا کی دو جوروں کا قصہ	خدا کی دو دو جوروں کا قصہ
۴۸۵	۱	ان کی بے حد زناکاریوں	ان کے بے حد زناکاریوں
۴۸۵	۲	پوریس رسول کا خط کلٹیوں کو	پولس رسول کا خط گلتیوں کو
۴۸۶	۱۸	محل کے رہنے والا پتھر پھینکنے کی ابتدا کرے	محل کے رہنے والو پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کرو

میں عاجز تو اس رسالے کا انگریزی میں ترجمہ کرنے چلا تھا لیکن اختلاف متن کی گمبھیر گھاٹیوں میں پھنس کر رہ گیا۔ تصحیح متن کے مسئلے نے مجھے جب آگے نہ بڑھنے دیا تو اس فہرست کو ایک طرف میں نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو بذریعہ ای میل ارسال کیا جسے مکرمی سید وجاہت رسول قادری صاحب زید مجدہ نے جامعہ نظامیہ لاہور میں متعلقہ علماء کے پاس بھیج دیا اور دوسری طرف میں نے ۲۱ نومبر ۲۰۰۵ء کو لاہور میں اپنے

استاذ محترم ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب زید مجدہ کو دو صفحوں پر مشتمل ایک خط اور پانچ صفحوں پر مشتمل یہ فہرست اغلاط بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کیے۔ لیکن ان کے والد گرامی محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہٗ و عنایتہٗ نے مجھ ادنیٰ طالب علم پر خصوصی کرم نوازی فرمائی اور اپنے دست مبارک سے ۳/ دسمبر ۲۰۰۵ء کو چھ صفحات پر مشتمل میرے خط کا جواب لکھا، فہرست اغلاط میں جو کلمات وعبارات درست تھیں ان پر ٹک کر دیا، بعض جگہوں پر توضیحی الفاظ لکھے اور بعض جگہوں پر معاون نشانات بھی لگائے۔ انہوں نے اصل اپنے پاس رکھی اور اس کی فوٹو کاپی مجھے بھیج دی۔ آپ کی تصحیح کے مطابق مذکورہ بالا فہرست میں سے فتاویٰ جلد ۲۶ میں شامل اس رسالے کے تقریباً ۶۱ کلمات وعبارات درست ہیں بقیہ اصلاح طلب ہیں۔ اسی طرح نسخہ کراچی کے ۵۴ کلمات وعبارات درست ہیں بقیہ میں یہ بھی اصلاح طلب ہے۔

رضا فاؤنڈیشن لاہور نے فتاویٰ رضویہ کا ایک ایڈیشن ربیع الاول ۱۴۲۷ھ/ اپریل ۲۰۰۶ء میں جب ۳۰ کی بجائے ۳۳ جلدوں میں شائع کیا تو اس کی جلد نمبر ۲۶ میں موجود'' الصمصام علی مشکک فی آیة علوم الأرحام '' میں میری تیار کردہ فہرست اغلاط جو کراچی سے انہیں پہنچی، کو سامنے رکھ کر تقریباً ۳۸ جگہوں پر تصحیح کر دی۔ حاشیہ وغیرہ کسی جگہ اس کی اطلاع قارئین کو نہیں دی گئی مگر غور سے دیکھنے والے قارئین تصحیح شدہ مقامات کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں کیونکہ انہیں ذرا چھوٹے قلم سے لکھا گیا ہے۔ بہر حال یہ رسالہ اب بھی بقیہ جگہوں پر تصحیح کا متقاضی ہے۔

۳/ دسمبر ۲۰۰۵ء کا محررہ حضور شرف صاحب زید مجدہ کا خط مجھے ملا تو میں نے رسالے کا انگریزی میں ترجمہ شروع کیا۔ سوائے ایک دو کلمات کے میں نے ان کی تصحیح پر مکمل اعتماد کیا۔ ترجمہ کے دوران رسالے کے اردو متن میں درج ذیل مزید غلطیاں سامنے آگئیں۔

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	(میری سمجھ کے مطابق) صحیح
۴۷۵	۸	شیمہ	مشیمہ
۴۷۵	۲۱	توسیع وتفریع	توسیع وتفریع
۴۷۶	۱	زجاج عقرب	زجاج اقرب
۴۷۶	۳	علم مناظر الغطاف	علم مناظر انعطاف
۴۸۳	۷	باب کی خدائی	باپ کی خدائی
۴۸۶	۱۷	یہ پہلی اپنی ساختہ	یہ پہلے اپنی ساختہ

اس رسالے الصمصام کا میرا کیا ہوا انگریزی ترجمہ کراچی سے ۲۰۰۶ء میں امام احمد رضا کانفرنس سے کچھ دن پہلے شائع ہوگیا۔ قارئین نے پسند کیا، الحمد للہ علی ذلک۔ حضرت مولانا محمد منشا قصوری زید مجدہٗ نے صدر ادارہ محترم جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب کو جو خط مؤرخہ ۱۶/ اپریل ۲۰۰۶ء ارسال فرمایا تھا اس کے ساتھ انہوں نے جامعہ نظامیہ لاہور میں الدرجة الخامسة کے طالب علم محترم جناب حافظ محمد نعیم کشمیری زید علمہٗ کے (الصمصام کے میرے انگریزی ترجمہ پر) چند ملاحظات بھی روانہ فرمائے تھے۔ ان کی تعداد غالباً ۲۸ تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے آخر میں ایک نوٹ بھی لکھا تھا۔

اِس تحریر کے ذریعے میں محترم حافظ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نہ صرف میرے ترجمے کو گہری نظر سے ملاحظہ فرمایا بلکہ اپنی سمجھ کے مطابق قابل اصلاح مقامات کو تحریر فرما کر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کے ذریعے مجھ تک پہنچایا۔ حافظ صاحب! جزاك الله خير الجزاء في الدنيا و الآخرة۔ اللہ کریم آپ کے علوم، حیاۃ وحسنات میں برکتیں عطا فرمائے، صلحاء واولیاء کی معیت نصیب فرمائے، اور دین اسلام کی اس انداز سے خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے جس کی آج برطانیہ میں سخت ضرورت ہے، آمین۔ لیکن ان کی فہرست میں چند جگہوں پر

خفیف سی غلطی کے سوا کچھ غلط معلوم نہیں ہوا۔ اگر وہ اس کی وضاحت بھی فرماتے کہ ان مقامات پر میرے اختیار کردہ کلمات کس طرح غلط اور ان کے تجویز کردہ کس بناء پر درست ہیں تو بہت اچھا ہوتا۔

جو بات حافظ صاحب نے نوٹ میں 'چاروں لب زیریں' کے بارے میں لکھی وہ درست ہے میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔ مجھے بعد میں فتاوی کی پہلی جلد (مطبوعہ اگست ۱۹۹۱ء، ص ۴۵۰، سطر ۶) کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ خود اعلیٰ حضرت نے بھی اس کی وہی وضاحت فرمائی ہے جس کی طرف حافظ صاحب اشارہ کررہے ہیں، مگر بوقت ترجمہ میں نے حضور شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کی وضاحت کے مطابق ترجمہ کیا تھا لیکن آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہونی چاہیے۔

ھذا ما اسطعت واللہ اعلم بالصواب

تقابلی اشاریہ سائلین فتاوی رضویہ

محققین کے نزدیک مختلف قسم کے اشاریوں کی اہمیت مسلم ہے۔ یہ مطلوبہ نکتے اور عبارت کو تلاش کرنے اور کم وقت میں اس تک پہنچنے میں بہت مدد کرتے ہیں۔ اب جبکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتاوی کو ایک مناسب شکل وصورت میں زیور طباعت سے آراستہ کیا جاچکا ہے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اس کے مختلف قسم کے اشاریے مرتب کیے جائیں تاکہ ریسرچرز اور محققین کا کام آسان ہو اور رضویات پر کام کی رفتار تیز ہو سکے۔ الحمدللہ اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ محترم جناب قاری محمد رمضان ضیاء سیالوی زید علمہ اس سلسلے میں سبقت لے گئے ہیں۔ ان کا ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ''اشاریہ فتاوی رضویہ'' رضا فاؤنڈیشن نے ربیع الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق اپریل ۲۰۰۶ء میں شائع کردیا ہے لیکن فتاویٰ رضویہ کی علمی اور تحقیقی اہمیت کے پیشِ نظر یہ کوئی جامع اشاریہ نہیں ہے۔ انہوں نے موضوعات کو توسعت دینے کی کوشش کی ہے مگر ان سے متعلق حوالے بہت محدود دیئے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ موصوف اس کام کو جامعیت کی جانب جاری رکھیں۔ میرے خیال میں فتاوی رضویہ کا اشاریہ ایسے مرتب ہونا چاہیے جیسے انسائکلو پیڈیا برٹانیکا یا انسائکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کا ہے۔

راقم الحروف نے بھی ایک اشاریہ ''مذاہبِ عالم وتعلقات بین المذاہب: (فتاویٰ رضویہ کی ۳۰ جلدوں کے مواد کا اشاریہ)'' ترتیب دیا ہے جو ان شاءاللہ الکریم جلد قارئین تک ماہنامہ معارف رضا کے ذریعے پہنچ جائے گا لیکن اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ ایک خاص مقصد کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ بھی جامع نہیں ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور نوعیت کا اشاریہ درج ذیل شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ فتاوی رضویہ کے سائلین کے اسماء بترتیب حروف تہجی مرتب کیا گیا ہے۔ ان کے سوالات کو ایک جگہ اکٹھا مطالعہ کرنے سے ان کی فکر اور اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کا انداز رہنمائی معلوم ہوسکتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی علم ہوتا ہے کہ ان سائلین کا تعلق زندگی کے کس کس شعبے سے تھا۔ دوسرے کالم میں سائلین کی جگہوں کے نام ہیں یعنی جہاں سے سوال آیا تھا۔ ان کو ایک جگہ ملاحظہ کیا جائے تو علم ہوتا ہے کہ دنیا کے کس کس خطے میں لوگ آپ علیہ الرحمہ کی رہنمائی کے ضرورت مند تھے۔ اس طرح آپ کے تعلقات واثرات کا ایک جامع جغرافیائی نقشہ 'جہان رضا' مرتب کرنے میں آسانی ہوسکتی ہے۔ آخری دو کالم فتاوی رضویہ مطبوعہ دار العلوم امجدیہ کراچی اور رضا فاؤنڈیشن لاہور کی مختلف جلدوں میں ان سوالات کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے صحت متن کا کام آسان بن جاتا ہے۔

اس اشاریے میں کچھ مقامات خالی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کہیں سائل کا نام فتاوی میں مکتوب نہیں تھا تو کہیں مرسل کی جگہ درج نہیں ہے۔ اسی طرح بعض اوقات تاریخ بھی نہیں لکھی گئی۔ ان سب کی بجائے راقم نے فہرست میں نقطے ڈال دیئے ہیں۔

۔ جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے کہ اس فہرست میں اسمائے سائلین کو حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں نام نہیں ہے وہاں جگہوں

کو بھی حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں صرف تاریخ ہے تو وہاں ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ مہینوں کی معروف ترتیب اور تاریخ کا لحاظ کیا گیا ہے۔ لیکن جن سوالات میں کوئی حوالہ بھی نہیں ہے وہاں انہیں صفحات کی صعودی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ فتاویٰ رضویہ جدید کی تیسوں جلدوں اور قدیم نسخے کی گیارہ جلدوں کا تقابلی اشاریہ سائلین تکمیل کے بعد ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، پاکستان سالنامہ معارفِ رضا میں شائع کرے گا، جب تک یہ اشاریے ماہنامہ معارفِ رضا میں قسط وار شائع ہوتے رہیں گے اور ادارہ کی ویب سائٹ پر بھی انہیں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اس اشاریہ کو بہتر بنانے کے لیے مخلص محققین کی وقیع آراء شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

(جلد ا، مطبوعہ دار العلوم امجدیہ، کراچی یکم ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ/مئی ۱۹۹۴ء بار دوم پر مبنی)

مرسلہ	از	تاریخ	فتاویٰ قدیم	فتاویٰ جدید
اکبر علی خاں ملازم	شہر کہنہ، بریلی	یکم ذی الحجہ ۱۳ھ	۱/۵۸۳	۳/۳۰۶
امجد علی خان	شہر کہنہ	۳/محرم ۱۳۱۴ھ	۱/۵۶۵	۳/۲۷۲
امیر علی قادری	موضع سرنیاں	۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ	۱/۳۱۶	۲/۲۷۳
حافظ شوکت علی	پیلی بھیت، مسجد جامع	۳/ ربیع الآخر ۲۰ھ	۱/۵۶۹	۳/۲۸۰
حافظ عبد الجلیل	شہسرام، محلہ دائرہ، ضلع آرہ	۱۱۶/شوال ۳۳ھ	۱/۵۷۴	۳/۲۸۸
حافظ محمد قاسم	عدن کمپ محلہ مسکین باڑہ	۷/ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۱/۳۱۷	۲/۲۷۴
حامد حسن	غازی آباد، ضلع میرٹھ، محلہ باغ	۵/ رمضان ۱۵ھ	۱/۲۳۵	۲/۳۸
حکمت یار خاں	محلہ شاہ آباد	۲۴/ جمادی الآخرہ ۳۴ھ	۱/۵۷۸	۳/۲۹۴
حکمت یار خاں	محلہ شاہ آباد	۲۵/ جمادی الآخرہ ۳۴ھ	۱/۵۷۸	۳/۲۹۵
ڈاکٹر محمد واعظ الحق	سعد اللہ پور، ڈاکخانہ خسرو پور، ضلع پٹنہ	۲/ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ	۱/۳۰۹	۲/۲۵۹
رشید احمد خان	کلکتہ، کوچہ ٹارنب، ڈاکخانہ ویلزی	۱۶/ جمادی الاولیٰ ۹ھ	۱/۱۰۲	۱/۴۶۰
سید ابراہیم	بلگرام، ضلع ہردوئی	۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ	۱/۲۴	۱/۲۳۴
سید محمد فہیم ڈی ڈی	داناپور، کھگول، ضلع پٹنہ	۱۲/ جمادی الاولیٰ ۳۵ھ	۱/۵۸۴	۳/۳۰۸
سید محمد نور عالم	ڈھولنہ، تحصیل ریلوے اسٹیشن کا سگنج ضلع ایٹہ	۲۸/ جمادی الاولیٰ ۲۲ھ	۱/۵۸۲	۳/۳۰۵
سید مودود الحسن نبیرہ ڈپٹی	......	۱۱/ رجب ۱۳۱۷ھ	۱/۱۰۲	۱/۴۶۰
شمس الدین	امرتسر، تحصیل امرتسر، ڈاکخانہ خاص وڈالہ	۲۴/ ذی القعدہ ۳۴ھ	۱/۵۷۶	۳/۲۹۳
شیخ ابراہیم مدرس	مدرسہ فیض عام، گردھر پور، ضلع احمد آباد، گجرات	۴/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ	۱/۳۱۸	۲/۲۷۷
شیخ امیر علی رضوی	سرنیا، ضلع بریلی	۱۶/شوال ۳۰ھ	۱/۵۷۸	۳/۲۹۷
شیخ امیر علی قادری	سرنیا، ضلع بریلی	۱۶/شوال ۳۰ھ	۱/۵۸۵	۳/۳۰۹
شیخ شوکت علی	......	۱۲/ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ	۱/۳۱	۱/۲۵۴

شیخ شوکت علی	......	۶/ ربیع الآخر ۱۳۰۲ھ	۳۳۱/۱	۳۱۴/۲
شیخ عبدالستار بن اسماعیل قادری	گونڈل، علاقہ کاٹھیاواڑ	۱۸/ رجب ۱۳۳۴ھ	۵۸۳/۱	۳۰۶/۳
شیخ عبدالعزیز	پیلی بھیت، محلہ پنجابیاں	۱۳۰۹ھ	۲۲۱/۱	۷۹۲/۱
شیخ ممتاز علی	کوٹارپورہ، عقب موچی کٹرہ	۱۰/ جمادی الاولیٰ ۳۴ھ	۳۲۰/۱	۲۸۲/۲
عابد خاں	صدر بازار بریلی	۱۰/ شعبان ۱۳۳۴ھ	۵۸۴/۱	۳۰۷/۳
عبدالرشید خان	سرونج	۱۹/ محرم ۳۱ھ	۵۵۶/۱	۲۵۴/۳
عبدالعزیز خان	درو تحصیل کچھا، ضلع نینی تال	۲۴/ رجب ۱۳۱۵ھ	۵۶۷/۱	۲۷۵/۳
علی حسن خان	شہر کہنہ	۵/ محرم ۱۳۱۴ھ	۵۶۴/۱	۲۷۱/۳
محمد ابراہیم	بریلی، محلہ خواجہ قطب	۲۱/ عید الفطر ۱۳۳۲ھ	۵۷۳/۱	۲۸۵/۳
محمد شاہ خان	موضع منصور پور... تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی	۳۰/ محرم ۳۲ھ	۵۷۱/۱	۲۸۳/۳
محمد شاہ	موضع موہن پور تھانہ وڈاکخانہ دیورنیا	۱۱/ صفر ۱۳۳۴ھ	۳۱۸/۱	۲۷۷/۲
محمد یوسف	ضلع آرہ ڈاکخانہ قصبہ رانی ساگر	۲۰/ ذی الحجہ ۳۳ھ	۵۷۴/۱	۲۸۸/۳
محمد احمد خان	جالندھر، محلہ راستہ، متصل ڈپٹی احمد جان	۲۰/ شوال ۱۳۱۴ھ	۳۱۹/۱	۲۸۰/۲
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۱۲/ رمضان ۱۱ھ	۲۲۰/۱	۷۹۰/۱
ملا محمد اسماعیل	قصبہ کپاس، محلہ مومناں، علاقہ اودیپور	۲۱/ صفر ۳۵ھ	۵۷۷/۱	۲۹۴/۳
مولوی احسان حسین	مسجد جامع	۳۰/ صفر ۱۶ھ	۵۶۸/۱	۲۷۸/۳
مولوی الہ یار خاں	ضلع نماڑ، ملک متوسط	۴/ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ	۵۷۹/۱	۲۹۸/۳
مولوی سید حسین بخش رضوی	خیرآباد	یکم ربیع الاول ۱۳۰۶ھ	۵۵۹/۱	۲۶۱/۳
مولوی سید خورشید علی	بہیڑی	۱۱/ ربیع الآخر	۵۷۹/۱	۲۹۷/۳
مولوی سید محمد میاں	سیتاپور، کوٹھی حضرت سید محمد صادق وکیل	۴/ رمضان ۳۲ھ	۵۷۱/۱	۲۸۳/۳
مولوی شیر محمد	موضع بکہ جیبی والہ، علاقہ جاگل تھانہ، ہریپور	۲۳/ رمضان ۱۱ھ	۵۶۴/۱	۲۷۰/۳
مولوی عبدالحمید خان	سہاور	۷/ محرم ۱۳۳۵ھ	۵۵۴/۱	۲۵۱/۳
مولوی عبدالرحمن حبشانی	کانپور، محلہ بوچڑ خانہ، مسجد رنگیاں	۲۳/ ربیع ۱۲ھ	۳۳۴/۱	۳۲۰/۲
مولوی عبدالشکور ارکانی	.....	۶/ شوال ۲۰ھ	۵۵۳/۱	۲۴۹/۳
مولوی عبدالشکور ارکانی	.....	۶/ شوال ۲۰ھ	۵۷۴/۱	۲۸۸/۳
مولوی عبدالکریم	مقام چتورگڑھ، علاقہ اودے پور، راجپوتانہ	۱۶/ ربیع الاول ۳۴ھ	۳۱۹/۱	۲۸۱/۲
مولوی عبداللہ	دوحد، ضلع پنج محال، ملک گجرات، مسجد غزنوی	۷/ صفر ۳۵ھ	۵۵۶/۱	۲۵۳/۳
مولوی عرفان علی	پیلی بھیت	۵/ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ	۵۸۶/۱	۳۱۰/۳

مولوی علی احمد	......	۱۵/جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ	۹۴/۱	۴۳۹/۱
مولوی قاضی اسماعیل محمد	چتورگڑھ، ضلع اودیپور میواڑ	۱۴/ذی القعدہ ۱۳ھ	۵۷۰/۱	۲۸۲/۳
مولوی محمد طاہر رضوی	شہر مدرسہ اہلسنت	۹/رجب ۱۳۳۰ھ	۳۱۵/۱	۲۷۲/۲
مولوی محمد ظفر الدین بہاری	......	۱۰/شوال ۱۳۲۴ھ	۶/۱	۱۷۹/۱
مولوی محمد محسن	جونپور	۲۶/ربیع الآخر ۱۲۹۵ھ	۵۸۱/۱	۳۰۲/۳
مولوی محمد یعقوب علی ارکانی	ریاست رامپور، محلہ پنجابیاں	۴/شوال ۱۳۲۴ھ	۳۲/۱	۲۵۷/۱
مولوی نذر امام مدرس	سہسواں	۲۹/ربیع الاول ۱۳۱۵ھ	۳۰۵/۱	۲۴۹/۲
مولوی وصی احمد سورتی	پیلی بھیت، مدرسۃ الحدیث	۲۰/جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ	۳۱۵/۱	۲۷۱/۲
نبی حسن خان	اڈشنل منصفی، اعظم گڑھ	۸/شوال ۱۳ھ	۵۷۰/۱	۲۸۱/۳
نثار احمد	کنپ ڈیسہ، گجرات محلہ محمد پورہ	۲۰/رمضان ۱۳۳۴ھ	۵۵۳/۱	۲۵۰/۳
نجم الدین احمد	مہندر گنج، سکول ہیڈ مولوی، ضلع گارو	۱۸/ربیع الاول ۱۳ھ	۵۵۷/۱	۲۵۵/۳
نظیر احمد	شہر بریلی	۲۲/شعبان ۳۴ھ	۵۷۶/۱	۲۹۳/۳
نواب مولوی سلطان احمد خاں	شہر محلہ بہاری پور	۲۸/ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ	۳۱۶/۱	۲۷۳/۲
ولی اللہ	جائس، رائے بریلی، محلہ زیر مسجد	۲/ربیع الاول	۵۸۱/۱	۳۰۴/۳
	بریلی، محلہ کوہاڑا	۲۴/ربیع الاول ۱۳۱۹ھ	۵۶۹/۱	۲۸۰/۳
....	بزریا عنایت گنج، شہر کہنہ	۲۶/صفر ۱۸ھ	۵۶۸/۱	۲۷۹/۳
....	شہر بریلی	۲۵/شعبان ۱۳۳۴ھ	۵۵۳/۱	۲۵۰/۳
....	......	۱۰/محرم ۱۳۲۵ھ	۶۶/۱	۳۵۲/۱
....	......	۱۰/محرم ۱۳۲۵ھ	۶۷/۱	۳۵۵/۱
....	......	۱۱/محرم ۱۳۲۵ھ	۵۸۶/۱	۳۱۱/۳
....	......	۱۴/محرم ۲۵ھ	۷۰/۱	۳۶۵/۱
....	......	۲۲/محرم ۲۸ھ	۲۲۲/۱	۷۹۵/۱
....	......	۵/صفر ۳۵ھ	۵۸۴/۱	۳۰۸/۳
....	......	۱۱/صفر ۹ھ	۲۳۵/۱	۳۹/۲
....	......	۲۶/صفر ۱۴ھ	۵۶۷/۱	۲۷۵/۳
....	......	۲۷/صفر ۱۳۰۵ھ	۲۳۴/۱	۳۷/۲
....	......	۲۴/ربیع الاول ۱۳۱۹ھ	۳۱/۱	۲۵۵/۱
....	......	۵/ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ	۲۳۷/۱	۴۳/۲

......	......	۶/ربیع الآخر ۱۷ھ	۵۶۸/۱	۲۷۸/۳
......	......	۷/ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ	۱۰۴/۱	۴۶۵/۱
......	......	۱۰/ربیع الآخر ۱۸ھ	۵۶۹/۱	۲۷۹/۳
......	......	۱۱/جمادی الاولیٰ ۳۴ھ	۳۲۱/۱	۲۸۵/۲
......	......	۲۴/جمادی الاولی ۱۳۳۴ھ	۴۰۷/۱	۴۵۱/۲
......	......	۲۵/جمادی الاولی ۳۴ھ	۵۷۵/۱	۲۸۹/۳
......	......	۲/جمادی الآخرہ ۱۳۳۴ھ	۳۳۰/۱	۳۰۸/۲
......	......	۴/جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ	۲۲۱/۱	۷۹۲/۱
......	......	۴/جمادی الآخرہ ۱۳۲۴ھ	۳۳۴/۱	۳۲۱/۲
......	......	۲۰/جمادی الاخری ۱۳۲۱ھ	۲۳۵/۱	۳۸/۲
......	......	رجب ۱۳۲۷ھ	۲۶۱/۱	۱۱۳/۲
......	......	یکم رجب ۱۳۱۱ھ	۵۶۲/۱	۲۶۷/۳
......	......	۴/رجب ۱۳۳۴ھ	۳۷۱/۱	۴۲۵/۲
......	......	۲۹/رجب ۱۱ھ	۲۳۶/۱	۳۹/۲
......	......	غرہ شعبان ۱۷ھ	۲۲۰/۱	۷۹۱/۱
......	......	۶/شعبان ۲۱ھ	۲۴/۱	۲۳۷/۱
......	......	۲۲/رمضان ۱۳۲۷ھ	۱۳۹/۱	۵۷۹/۱
......	......	۲۸/رمضان ۱۳۰۵ھ	۵۶۱/۱	۲۶۵/۳
......	......	۱۰/شوال ۱۳۱۲ھ	۳۳۱/۱	۳۱۳/۲
......	......	غرہ ذی القعدہ ۱۳۲۴ھ	۳۴/۱	۲۶۳/۱
......	......	۲/ذی القعدہ ۱۳۲۴ھ	۴۰/۱	۲۷۹/۱
......	......	......	۱۰۰/۱	۴۵۶/۱
......	......	......	۳۱۰/۱	۲۶۰/۲
......	......	......	۵۵۹/۱	۲۶۱/۳
......	......	......	۵۶۲/۱	۲۶۶/۳
......	......	......	۵۶۳/۱	۲۶۹/۳
......	......	......	۵۷۳/۱	۲۸۶/۳

مذاہبِ عالم و تعلقات بین المذاہب

(فتاویٰ رضویہ کی ۳۰ جلدوں کے مواد کا اشاریہ)

پس منظر:

راقم الحروف کو ستمبر ۱۹۹۷ء میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد میں داخلہ ملا تو ابتداء ہی سے دلچسپیاں فیکلٹی آف اصول الدین کے شعبہ تقابلِ ادیان میں بڑھتی گئیں۔ اس سے اگلے سال ۲۹/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ہوٹل ہالیڈے اِن اسلام آباد میں ''امام احمد رضا کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ جس کے اختتام پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے مجلّہ 1998ء شائع کیا تھا۔ ۶/ نومبر ۱۹۹۸ء المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی اسلام آباد کے ایک پروگرام میں جانے کا اتفاق ہوا تو کسی نے مجھے یہ مجلّہ عنایت فرمادیا۔

مجھے اس مجلّہ کے صفحہ نمبر 75 تا 78 پر ڈاکٹر سید عبد اللہ طارق صاحب رکن موتمر عالم اسلامی برائے بھارت کا مقالہ بعنوان ''امام احمد رضا اور تقابلِ ادیان'' ملا۔ مجھے بہت تعجب ہوا کہ کیا واقعی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اس موضوع پر بھی کچھ لکھا ہے؟ اس تعجب کی وجہ غالباً یہ ہے کہ علماء نے اعلیٰ حضرت کا تعارف اپنوں سے بھی اس طرح نہیں کروایا جس طرح ان کا حق بنتا ہے اور یہ حالت ابھی تک ہے کسی نے آپ کی سیرت پر اس انداز سے کوئی کتاب ترتیب نہیں دی جسے نصاب کا حصہ بنا کر پڑھایا جاتا ہو۔ بہرحال اس سوال کے جواب کی خاطر میں نے اس مقالہ کو بغور پڑھنا شروع کیا تو پتہ چلا کہ یونیورسٹی کی سطح پر ایک طالب علم کو اس شعبے میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے اس کی تقریباً تمام مبادیات کی طرف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے بہت اچھے انداز میں رہنما اشارات آج سے تقریباً ایک صدی قبل کر دیئے تھے۔

میرا شوق بڑھتا گیا اور میں نے آپ کی تحریروں میں مزید مواد کی تلاش شروع کی۔ اس مقالہ کے آخر میں مقالہ نگار نے ایک جملہ لکھا: ''مندرجہ بالا سوال و جواب فتاویٰ رضویہ کی جلد نہم ص ۷۳ تا ۸۰ درج ہیں''۔ انہی دنوں میں ایک دو بار ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اسلام آباد کے دفتر میں واقع لائبریری میں بھی گیا کہ جلد نہم کا مطالعہ کروں مگر یہ جلد مجھے نہ ملی۔ فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور کی جتنی جلدیں یونیورسٹی میں دستیاب تھیں ان کو کھنگال لیا مگر یہ فتویٰ ان میں بھی نہ ملا۔ میں نے تلاش ترک نہ کی۔ مگر یہ کامیابی ۲۰۰۵ء میں جا کر اس وقت ہوئی جب فیصل آباد میں مجھے یہ جلد سید فیض الحسن شاہ صاحب، جامع مسجد بہار مدینہ اسلام نگر کے پاس ملی۔ اس وقت یہ بھی علم ہوگیا کہ نئے طبع میں اس فتویٰ کو جلد نمبر ۲۹ میں شامل کیا گیا ہے۔

جب فتاویٰ رضویہ کی تیس جلدوں کا سیٹ مجھے دستیاب ہوگیا تو اس پرانی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے میں نے ان کا بالاستیعاب مطالعہ شروع کیا۔ اس مطالعے کا نتیجہ درج ذیل اشاریہ ہے۔ اس کے لیے میں نے تیس جلدوں کو وقت کی قلت کی وجہ سے صرف دوبار سرسری نظر سے دیکھا۔

تعارف اشاریہ:

اس اشاریہ کے تین حصے ہیں۔ یہ انبیاء کرام کے ذکر سے شروع ہوتا ہے۔ ان میں کچھ ایسے حضرات بھی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں اگرچہ نہیں ہے مگر علماء نے ان کے احترام کے پیش نظر ان کے لیے ''علیہ السلام'' کے کلمات استعمال کیے ہیں۔ انہیں کے آخر میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو غیر اسلامی مذاہب میں بڑا مقام رکھتے ہیں۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ اس اشاریہ میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر انبیاء کرام کے ساتھ عمداً نہیں کیا گیا کیونکہ آپ کا ذکر تو فتاویٰ رضویہ کے تقریباً ہر صفحے پر پایا جاتا ہے جسے اشاریہ کی ضرورت نہیں۔

دوسرے حصے میں غیر اسلامی ادیان و مذاہب کی 'کتب مقدسہ' کو لایا گیا ہے۔ اگر کسی کا ذکر اس حصے میں نہ ملے تو انہیں اس اشاریے کے تیسرے حصے ''ادیان اور اہل ادیان'' میں دیکھنا چاہیے۔ یہ حصہ تعلقات بین المذاہب سے متعلق مطالعے کے لیے کافی معلوماتی ہے۔

اشاریے سے متعلق ضروری باتیں:

اس اشاریے سے بہتر طور پر استفادہ کرنے کے لیے درج ذیل کچھ باتیں جاننا مفید ہوگا۔

۱۔ سب پہلے میں نے فتاوی رضویہ میں مذکور عنوان لکھا ہے اس کے بعد فتاوی رضویہ کی متعلقہ جلد کا نمبر لکھا ہے۔ اس کے بعد ترچھی لکیر (Oblique) ڈال کر اس جلد کا صفحہ نمبر لکھا ہے۔

۲۔ عنوان سے متعلق جب کسی جلد کے صفحات ختم ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد اُردو سیمی کولن (SemiColon) لکھا ہے۔ پھر اس کے بعد اگلی جلد کا نمبر لکھا اور باقی باتیں حسب سابق۔

۳۔ اگر کسی موضوع سے متعلق مواد مسلسل دو یا زائد صفحات پر پایا جاتا ہے تو اس کے لیے پہلا اور آخری صفحہ نمبر لکھ کر ان کے درمیان میں ڈیش ڈال دی ہے۔ مثلاً ''عیسیٰ (علیہ السلام) کی وفات ۱۵/۶۱۲_۶۱۵'' کا مطلب یہ ہے کہ اس موضوع سے متعلق مواد جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ نمبر ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴ اور ۶۱۵ پر پایا جاتا ہے۔

۴۔ اس اشاریے کے اکثر موضوعات کے دو حصے ہیں۔ پہلا جسے اساسی اور بنیادی موضوع کہہ سکتے ہیں اور دوسرا حصہ اس بنیادی موضوع سے متعلق ذیلی عناوین ہیں۔ جس جگہ مجھے زیادہ مواد نظر نہیں آیا اس کا حوالہ اساسی موضوع کے ساتھ لکھا ہے اور جہاں کچھ تفصیل ہے وہاں حوالہ ذیلی عنوان کے سامنے لکھا ہے۔ تاہم اس کا لحاظ ہر جگہ نہیں رکھا جا سکا۔

۵۔ اس اشاریہ کو بہتر بنانے کی گنجائش موجود ہے۔ میں اس پر نظر ثانی بھی نہیں ڈال سکا۔ لہٰذا مخلص قارئین کی تعمیری تجاویز شکریے کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

حصہ اول: انبیاء و رجالِ ادیان

حصہ دوم: کتبِ ادیان و مذاہب

یہود و نصاریٰ کی کتب مقدسہ:

ہندو مت کی کتب مقدسہ

حصہ سوم: ادیان اور اہل ادیان

وفیات

۱۔ ممتاز اور مقتدر عالمِ دین، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ، کراچی، صدر تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان اور چیئرمین مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان، حضرت علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب کی والدہ ماجدہ مانسہرہ میں وصال فرما گئیں۔

۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد فضل الحق برادر گرامی استاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبد الحق بندیالوی مدظلہٗ قضاءِ الٰہی سے رحلت فرما گئے۔

۳۔ ماہنامہ مجلّہ ''الحقیقہ'' کے سرپرستِ اعلیٰ محترم جناب مولانا پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۴۔ خطیبِ اہلِ سنت، فاضل جلیل علامہ مولانا صحبت خان صاحب کوہاٹی، سابق استاذ دارالعلوم قمر الاسلام کراچی، و مدیر اعلیٰ ماہنامہ 'قمر کراچی'، کی چچی صاحبہ جو ان کی خوشدامن بھی تھیں، کوہاٹ میں انتقال فرما گئیں۔

۵۔ ہندوستان (پٹنہ) کے معروف نوجوان عالم قلمکار ڈاکٹر امجد رضا امجد صاحب کی والدہ ماجدہ کا ۶ر رجب ۱۴۲۷ھ کی شب جگر کے عارضہ میں انتقال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے سرپرست، صدر، جنرل سیکریٹری اور تمام عہدیداران واراکین ان تمام مرحومین کے پس ماندگان کے دکھ اور غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب لبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے تمام مرحومین کو سایۂ غفران میں ڈھانپے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیقِ رفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

دیوانی شرعی عدالت کا قیام اور مفکر اسلام احمد رضا محدث حنفی

پروفیسر دلاور خان

پس منظر: (Back ground)

عالم اسلام کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ایک طرف تو وہ ممالک ہیں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں اور حکمران بھی مسلمان ہیں جبکہ دوسری طرف وہ ممالک ہیں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور حکمران بھی غیر مسلم ہیں۔ اقلیتی تفاوت کی بناء پر مسلمان ہر جگہ اکثریت کے مقابلے میں معاشی، سیاسی، سماجی اور تعلیمی لحاظ سے بہت کمزور اور پسماندہ ہیں۔ فقہائے کرام نے زمان و مکاں، عرف و عادات کے فرق کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا کہ اگر حالات اور عرف و عادات تبدیل ہو جائیں یا مطلوبہ نتائج تقاضا کریں تو ان میں تبدیلی کی جاسکتی ہے جس کی بے شمار مثالیں فقہائے احناف کے فتاویٰ میں جابجا موجود ہیں۔

غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے حالات اور مسائل کا فرق اس سے کہیں زیادہ فراہمی سہولت کا شدت سے متقاضی ہے۔ اسی نکتہ کے پیش نظر شریعت نے مسلم اقلیت کے مخصوص حالات اور مسائل کے تحت انہیں کچھ رعایتیں دی ہیں تاکہ وہ شریعت اسلامیہ پر آسانی سے عمل کرسکیں اور ایسے اجتہادی فتاویٰ جو مختلف فیہ ہوں، جن کے نفاذ سے مسلم اقلیت کے مسائل حل ہونے کے بجائے اضافے کا باعث ہوں تو ان کے مطالبے سے گریز کیا جائے۔

مسلم اقلیت کو شریعت اسلامیہ پر آسانی سے عمل کرنے کے لیے جو سہولتیں انہیں دی جاتی ہیں ان کے مطالعے کا نام ''فقہ الاقلیات'' ہے یہاں اس امر کی وضاحت بھی نہایت ضروری ہے کہ ''فقہ الاقلیات'' میں شریعت کے احکام، صرف نظری افادیت کے لیے زیر بحث نہیں لائے جاتے بلکہ غیر مسلم معاشرہ میں رہتے ہوئے شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہونے کے لیے مکمل لائحۂ عمل اور رہنمائی مہیا کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ رکاوٹوں اور مسائل کو دور کرکے شریعت پر عمل کو یقینی بنانے کی راہوں پر گامزن کرنے کے لیے تحقیق کی جاتی ہے۔ اس حقیقت کو یوں بآسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ مریض کو تیمم کی سہولت وضو سے بچانے کے لیے ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ اس لیے دی جاتی ہے کہ نماز کی ادائیگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ''فقہ الاقلیات'' میں مسلم اقلیت کو جو بھی رعایتیں دی جاتی ہیں وہ صرف اس لئے کہ شریعت پر عمل آسانی سے ہوسکے اور یہ رعایتیں اور سہولتیں بھی وہی ہوتی ہیں جو شریعت خود انہیں عطا کرتی ہے مگر ہمارا فکری اور علمی جمود اس کے سامنے حائل ہوجاتا ہے۔

فقیہ اسلام امام احمد رضا حنفی نے عالم اسلام کو زبوں حالی سے نکالنے کے لیے جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں انہی میں سے ایک کارنامہ، مسلم اقلیت کے مسائلِ معیشت و معاش کا ماحول اور زمانہ کے تغیرات کے مطابق حل پیش کرنا اور اس پر مؤثر طور پر عمل پیرا ہونے کے لئے جو رکاوٹیں حائل ہوں، انہیں شریعت اسلامی کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے دور کرنا ہے جس کا مقصد احکامِ شریعت پر بہر طور عمل کرانا ہے۔ آپ نے بطور ماہر فقہ الاقلیات تحقیقات پیش کرکے انہیں سیاسی، معاشی، سماجی، تعلیمی، لحاظ سے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی پوری کوشش کی اسی طرح انہیں ہر وہ سہولت اور رعایت فراہم کی جو شریعت مطہرہ نے انہیں اس ماحول میں مہیا کیں تاکہ وہ اسلام کے ضابطہ حیات پر آسانی سے عمل پیرا ہوسکیں اور غیر مسلم معاشرے میں اپنا معزز مقام بناتے ہوئے غیر مسلم اکثریت کے درمیان دعوت و تبلیغ اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکیں۔

فتاویٰ رضویہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہمیں ''فقہ الاقلیات'' کا باب نمایاں نظر آتا ہے۔ اگر اس سے متعلق جتنے بھی مسائل فتاویٰ رضویہ میں موجود ہیں انہیں یکجا کرلیا جائے تو مغرب میں یا جہاں جہاں مسلم اقلیت موجود ہے ان کے مخصوص مسائل حل کرنے کی راہ ہموار ہوسکتی ہے جبکہ اسی موضوع کو حال ہی میں اسلامی اسکالرز نے اپنی تحقیق کا مرکز بنایا ہے۔ مبلغ اسلام احمد رضا محدث حنفی نے مسلم اقلیت کے لئے شریعت میں دستیاب رعایتوں کو تحقیق و جستجو سے تلاش و جمع کرکے عوام الناس کو فیضیاب کرانے کی جو سعی کی ہے اس کی ایک بہترین مثال ایسے ملکوں میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ دیوانی اور شرعی عدالت کا قیام ہے۔ ملاحظہ ہو:

شرعی عدالت کی ضرورت کا جائزہ: (Need Assesment)

۱۹۱۲ء میں مفسر قرآن احمد رضا حنفی نے مسلمانوں کے اصلاح حال کے لیے چند تدابیر پیش کی تھیں، ان میں پہلی تدبیر، شرعی عدالت کے قیام کی ضرورت کا جائزہ لیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اولاً باستثنا ان معدود باتوں کے جن میں حکومت کی دست اندازی ہو، اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھوں میں لیتے، اپنے سب مقدمات اپنے آپ فیصل کرتے۔ یہ کروڑوں روپے جو اسٹامپ و وکالت میں گھسے جاتے ہیں، گھر کے گھر تباہ ہوگئے اور ہوئے جاتے ہیں، محفوظ رہتے!۔ اول پر یہ عمل ہے کہ گھر کے فیصلے میں اپنے دعوے سے کچھ بھی کمی ہو تو منظور نہیں، اور کچہری جا کر اگر چہ گھر کی بھی جائے، ٹھنڈے دل سے پسند۔ گرہ گرہ بھر زمین پر طرفین سے دو دو ہزار بگڑ جاتے ہیں، کیا آپ ان حالتوں کو بدل سکتے ہیں؟ فهل انتم منتهون۔''[۲]

مقاصد: (Objectives)

جہاں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں شرعی عدالت کے قیام کے لئے فقیہہ اسلام نے درج ذیل مقاصد متعین کیے ہیں:

(۱) مسلمانوں کے مقدمات کا فیصلہ شرعی قاضی (جسٹس) کے ذریعے کرانا۔
(۲) مسلمانوں کے کروڑوں روپے جو اسٹامپ پر خرچ ہوتے ہیں انھیں بچانا۔
(۳) وکلاء کی بڑی بڑی فیسوں سے مظلوم عوام کو محفوظ رکھنا۔
(۴) عرصہ دراز کی مقدمہ بازی سے گھروں کو تباہ ہونے سے بچانا۔
(۵) کچہری کی ذلت سے مسلمانوں کو بچانا۔
(۶) جلد اور سستا انصاف مہیا کرنا۔
(۷) مؤثر مسلم قیادت کو فروغ دینا۔

الغرض مفکرِ اسلام نے نے شرعی عدالت کے قیام کو مسلمانوں کے پیسوں، عزت اور وقت کے ضیاع کو بچانے اور ان قیمتی اوقات کو مسلمانوں کی فلاح اور تعمیری کاموں میں صرف کرنے کی ترغیب اور تشویق اور آپس میں اتحاد و اتفاق اور فوری انصاف مہیا کرنے کو مرکزی مقصد قرار دیتے ہیں۔

جذبۂ تحریک: (Motivation)

جذبہ تحریک وہ عمل ہے جس کے تحت انسان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ جذبہ تحریک کا عمل (۱) غیر مطمئن ضرورت کے ادراک (۲) منزل کے تعین (۳) اس منزل کی طرف لے جانے والے اقدامات کی درجہ بندی، منزل کے حصول اور نتیجتاً ضرورت کے پورا ہونے کے عمل سے گزرتا ہے۔ انسانی وسائل (Human Resources) کو منظم کرنے کے لیے جذبہ تحریک ایک مؤثر طریقہ ہے جو کہ نہ صرف انفرادی اور تنظیمی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے بلکہ دائمی ترقی کے عمل میں بھی بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔ اہم تنظیمی نتائج حاصل کرنے کے لیے مثبت کمک کی کامیاب ترویج بے حد ضروری ہے۔ مفکر اسلام جذبہ تحریک کے نفسیاتی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر شرعی عدالت کے قیام کے لیے مسلم اقلیت میں یوں جذبہ تحریک بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

''یہ خیال نہ کیجیے کہ ایک ہمارے کئے کیا ہوتا ہے، ہر ایک نے یوں ہی سمجھا تو کوئی کچھ نہ کرے گا بلکہ ہر شخص یہی تصور کرے کہ مجھی کو کرنا ہے، یوں ان شاء اللہ تعالیٰ سب کرلیں گے۔ چند جگہ جاری تو کیجیے پھر خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، خدا نے چاہا تو عام بھی ہو جائے گا، اس وقت آپ کو اس کی برکات نظر آئیں گی، وہی آیہ کریمہ کہ ابتداءِ سخن میں تلاوت ہوئے۔ ان اللہ لا یغیر الخ جس طرح برے رویہ کی طرف اپنی حالت بدلنے پر تازیانہ ہے یوں ہی نیک روش کی طرف تبدیلی پر بشارت ہے کہ اپنے کرتب چھوڑو گے تو ہم تمہاری اس ردی حالت کو بدل دیں گے، اے رب ہمارے ہماری آنکھیں کھول اور اپنے پسندیدہ راستہ پر چلا، صدقہ رسولوں کے سورج، مدینہ کے چاند کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم، آمین۔''[۳]

مؤثر ابلاغ عامہ: (Effectiv Mass Communication)

یہ ابلاغ کی یہ وہ اہم ترین قسم ہے جس میں پیغام ایک شخص یا ادارے سے لوگوں کی وسیع تعداد تک پہنچ جاتا ہے یہ اشتراک معلومات، نظریات، خیالات یا تجربات کے تبادلے کی صورت میں ہوتا ہے۔ ابلاغ کی یہ قسم چونکہ اپنے اندر بہت زیادہ وسعت رکھتی ہے اس لیے یہ ابلاغ کی دوسری تمام اقسام سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے کیوں کہ کہا ایک انسان کا دوسرے کی رائے کو متاثر کرنا اور کہاں لاکھوں کروڑوں لوگوں کے ذہنوں کو متاثر کرنا۔

جلسۂ عام تیسری دنیا کے ممالک میں ابلاغ کا انتہائی اہم اور مؤثر

ذریعہ ہے۔ جلسوں میں ابلاغ بہتر طور پر اس لئے بھی ہوتا ہے کہ لوگ براہ راست مقرر کو دیکھ اور سن رہے ہوتے ہیں۔ اس کی حرکات وسکنات اور انداز گفتگو سے الفاظ کا ٹھیک ٹھیک مفہوم اخذ کرتے ہیں۔ وہ ساتھ ساتھ عوام کے ردعمل سے بھی آگاہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ غرضیکہ ہمارے ایسے معاشرے میں جلسۂ عام ابلاغ کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ اس کا حلقہ اثر نسبتاً کافی وسیع ہے۔ دورِ حاضر میں الیکٹرونک میڈیا کا استعمال اس سے کہیں زیادہ وسیع تر اور دوررس نتائج کا حامل ہے۔

اسی لئے شیخ الاسلام دیوانی شرعی عدالت کی ضرورت اور اہمیت کا جائزہ لینے اور مقاصد کے تعین کے بعد اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر دانشورانِ اسلام کو اس وقت کے اس ماس میڈیا کے استعمال یعنی جلسے منعقد کرنے کی تجویز یوں دیتے ہیں: "اہل رائے (دانش ورانِ اسلام) ان وجوہ پر نظر فرمائیں اگر میرا خیال صحیح ہو تو شہر و قصبے میں (اس کی ضرورت کو اجاگر کرنے کے لیے) جلسے کریں اور مسلمانوں کو ان چار باتوں (جن میں سے ایک شرعی عدالت کا قیام ہے) پر قائم کردیں پھر آپ کی حالت خوبی کی طرف نہ بدلے تو شکایت کیجیے۔"[۴]

طریقۂ کار : (Procedure)

شیخ الاسلام دیوانی عدالت کے مقاصد، اس کے ابلاغ، ترغیب، کے بعد اس عدالت کے قیام کے طریقہ کار کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ:

اذا اخلا الزمان من سلطان ذی کفایة فا لا مورمئو کلة الی العلماء ویلزم الا مة الرجوع الیھم و یصیرون ولاةفا ذا عسر جمعھم علی واحد استقل کل قطرباتباع علمائه فان کثر و افا لمتبع اعلمھم۔

جب زمانہ باکفایت سلطان سے خالی ہو تو معاملات علماء کے سپرد ہوتے ہیں اور امت پر ان کی طرف رجوع لازم ہوتا ہے اور علماء والی بن جاتے ہیں، تو جب لوگوں کو ایک عالم کی طرف رجوع دشوار ہو تو ہر علاقہ اپنے اپنے عالم کی طرف رجوع میں مستقل ہوگا، تو اگر علماء علاقہ میں کثیر ہوں تو بڑا عالم قابل اتباع ہوگا۔[۵] (ت)

آپ مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ:

"اسلامی ریاستوں میں قاضیان ذی اختیار شرعی کا موجود ہونا واضح، اور جہاں اسلامی ریاست اصلاً نہیں وہاں اگر مسلمانوں نے باہمی مشورہ سے کسی مسلمان کو اپنے فصل مقدمات کے لئے مقرر کرلیا تو وہی قاضی شرعی ہے"[۶]

"فی جامع الفصولین بعد ما مر عنه اولا، واما فی بلاد علیھا الاة کفار فیجوز للمسلمین اقامة الجمع والا عیادو یصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین الخ و نحوه فیما مر معه من الکتاب۔"

"جامع الفصولین میں اولاً مذکورہ کے بعد ذکر کیا کہ لیکن وہ شہر جہاں کا فروالی ہوں تو وہاں مسلمانوں کی رضا واتفاق سے جمعہ، عیدین کا قیام اور قاضی کا تقرر جائز ہوگا الخ اور ایسا ہی اس کے ساتھ کتاب میں بھی مذکور ہے۔"[۷]

"اور اگر ایسا نہ ہو تو شہر کا عالم کہ عالم دین وفقیہ ہو اور اگر وہاں چند علماء ہیں تو جو ان سب میں زیادہ علم دین رکھتا ہو وہی حاکم شرع ووالی دین اسلام وقاضی وذوی اختیار شرعی ہے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے کاموں میں اس کی طرف رجوع کریں اور اس کے حکم پر چلیں یتیمان بے ولی پر وصی اس سے مقرر کرائیں نابالغان بے وصی کا نکاح اس کی رائے پر رکھیں ایسی حالت میں اس کی اطاعت من حیث العلم واجب ہونے کے علاوہ من حیث الحکم بھی واجب..... رہے یہ نکاح خوانی کے قاضی جو گاؤں گاؤں مقرر ہوتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں، نہ انہیں کچھ ولایت، کما لا یخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ت) واللہ تعالی اعلم۔"[۸]

اپنی ان دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اپنی تراضی سے ان امور کا قاضی مقرر کرلینا اور نصب امام وخطیب جمعہ وامام عیدین وتفریق لعان وعنین و تزویج قاصرین وقاصرات بلا ولی وفسخ نکاح بخیار بلوغ وامثال ذلک امور جن میں کوئی مزاحمت قانونی نہیں اس کے ذمہ رکھنا بلاشبہ میسر ہے، گورنمنٹ نے کبھی اس سے ممانعت نہ کی جن قوموں نے اپنی جماعتیں مقرر کرلیں اور اپنے معاملات مالی و دیوانی قسم اول بھی باہم طے کرلیتے ہیں گورنمنٹ کو ان سے بھی کچھ تعرض نہیں اور ایسے مقدمات جو عاقل لوگ مصارف وداد وش سے بچنے کے لئے باہمی پنچایت سے فیصل کرلیتے ہیں گورنمنٹ ان کو کب مانع آتی ہے، مگر یہ کہئے کہ خود مسلمان کو اپنے دینی امور دینی طور پر (فیصل) ہونے منظور نہ ہوں تو گورنمنٹ کو اس سے کیا بحث۔ تم مسلمان ہو دین تمہارا ہے، تم جانو تمہارا کام۔"[۹]

عدالت کے قیام کے طریقہ کار سے متعلق شیخ الاسلام احمد رضا محدث حنفی کی مذکورہ بالا تحقیقات کی روشنی میں درج ذیل نکات اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

(۱) غیر مسلم ملک میں مسلم اقلیت باہمی مشاورت سے قاضی شرع مقرر کرے

(۲) اگر وہاں چند علماء ہوں تو ان میں سے سب سے زیادہ علم دین رکھنے والا قاضی شرع ہوگا۔

(۳) مسلم اقلیت اپنے دیوانی اور مالی معاملات اسی شرعی عدالت سے حل کرائیں۔

(۴) وہ اپنے فیصلے کی تکمیل شرعی عدالت سے کرائیں اور باوقت شدید ضرورت کچہری سے تنفیذ کرائی جاسکتی ہے۔

(۵) ایک قاضی کی طرف رجوع کرنا مشکل ہو تو اپنے علاقے کے ہی قاضی شرع کی طرف رجوع کیا جائے۔

فیصلے کا نفاذ: (Inforcement of Judjment)

قاضی کے بعض فیصلے ایسے ہوتے ہیں جن کے نفاذ میں گورنمنٹ حائل نہیں ہوتی ان فیصلوں پر عمل درآمد کرنا آسان ہوتا ہے جبکہ بعض فیصلوں کے نفاذ کے لئے حکومتی کچہریوں سے تنفیذ کرانا ضروری ہوتا ہے اس مسئلے کے حل کے لئے الشیخ احمد رضا محدث حنفی رقم فرماتے ہیں کہ "تکمیل نفاذ حسی کے لئے گورنمنٹ نے لاکھوں روپے ماہوار کے صرف سے کچہریاں کھول رکھی ہیں تنفیذ وہاں سے ہوجائے گی، یوں دونوں مقصد دین ودنیا حاصل ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ تمام حاجتیں روا اور ضرورتیں زائل ہیں وللہ الحمد، بلکہ مسلمان اگر اپنے دین کو دین سمجھیں اور امور شرعیہ بطریقہ شرعیہ انجام دینا چاہیں تو تلاش کی بھی حاجت نہیں، ہر قطر وضلع میں جو عالم سنی صحیح العقیدہ متدین ہو حکم شرعی کی تکمیل اس کے یہاں کرلیں اور تنفیذ کے لئے گورنمنٹی محکمے کھلے ہوئے ہیں، فتاویٰ امام عتابی پھر حدیقہ ندیہ امام عبدالغنی نابلسی رحمہما اللہ تعالیٰ میں اسی ولایت شرعیہ کی نسبت ہے"۔[۱۰]

گواہوں کے معیار کا جائزہ:

(Criteria for Evaluation Of Eye Witness)

عدالتی کارروائی میں گواہوں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اکثر فیصلوں کا انحصار گواہوں کی شہادت پر ہوتا ہے اس اہمیت کے پیش نظر الشیخ احمد رضا محدث حنفی "معین الحکام" کے حوالے سے لکھتے ہیں "گواہوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے قاضی ایسے حضرات کو مقرر کرے جو:

(الف) مناسب ترین

(ب) دیانت میں متقی

(ج) سمجھداری میں بڑے

(د) خبرداری میں کثیر

(ہ) اور پرکھنے کا زیادہ علم رکھتے ہوں

تو ایسے لوگوں کو یہ معاملہ سپرد کرے کیونکہ قاضی گواہوں کے عدل کو معلوم کرنے کا پابند ہے، تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس معاملہ میں مبالغہ اور احتیاط سے کام لے۔"[۱۱]

محدث حنفی مزید فرماتے ہیں کہ:

"اگر شاہد (گواہ) کے ہمسائگان، مسکن و بازار و اہل محلہ میں کوئی ثقہ نہ ملے نہ اس کے بارے میں کوئی تواتر صحیح شرعی ہو تو قاضی اہل محلہ کے بیان پر دو شرط سے اعتماد کرسکتا ہے

اول: (الف) وہ سب (اہل محلہ) بالاتفاق یک زبان ایک ہی بات کہتے ہوں سب اسے (گواہ کو) عادل کہیں

(ب) یا سب (گواہ کو) مجروح بتاتے ہوں

دوم: یہ کہ قاضی کے قلب میں آئے کے یہ سچ کہہ رہے ہیں تو اس وقت ان کا اتفاق مع اس تحری کے قائم مقام تواتر ہوجائے گا اور تواتر میں عدالت کی حاجت نہیں نہ یہ کہ جس نمازی صورت محلے والے مجہول الحال سے چاہیں پوچھ لے اور یہی کافی ہو یہ محض افتراء ہے۔"[۱۲]

شیخ الاسلام گواہوں کی مزید تحقیق کے لئے اس طرح رہنمائی فرماتے ہیں کہ:

"اگر گواہوں پر کوئی بدگمانی ہو تو قاضی پر واجب ہے کہ انہیں جدا جدا ادائے شہادت کا حکم دے مگر دو عورتوں کہ ان کی شہادت مل کر شرعاً بجائے شہادت واحدہ ہے ان میں تفریق نہیں ۔۔۔ اگر قاضی کو اطمینان کافی ہو کہ یہ لوگ اہل صدق و دیانت ہیں ہر ایک اپنے علم کے مطابق شہادت دے گا نہ کہ دوسرے کی سنی سیکھی پر تو تفریق کی حاجت نہیں مگر اس زمانے میں ایسا اطمینان شاذ و نادر ہے"۔[۱۳]

قانونی مشاورت : (Juris -Consultation)

مفکر اسلام مشاورت کے بارے میں محیط و ہندیہ کی عبارت تحریر فرماتے ہیں (ترجمہ) ''اگر یہ شخص قاضی کو کسی چیز کا مشورہ دے اور اگر قاضی کی رائے اس کے خلاف ہو تو قاضی اپنی رائے کو ترک نہ کرے اور اگر قاضی اپنی رائے کو اس بنا پر اہم نہ سمجھے کہ وہ شخص اس سے افقہ اور افضل ہے تو اس بنا پر اگر اس شخص کی رائے پر عمل کر لے تو مجھے امید ہے قاضی کو یہ گنجائش ہے اور اگر قاضی اس شخص کی رائے کو اہم نہیں سمجھتا تو اسے اپنی رائے کا ترک مناسب نہیں ہے۔'' ۱۴

آپ درمختار کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں ''اپنی رائے پر قاضی فیصلہ دے مگر جب غیر کی رائے کو فقہ اور وجوہ اجتہاد میں اقویٰ قرار دے تو اس کے مقابلے میں اپنی رائے کا ترک قاضی کو جائز ہے۔'' ۱۵

شرعی عدالت میں قاضی و مفتی کا معیار:

آپ کتاب القضا کے حوالے سے مفتی و قاضی کا یہ معیار مقرر فرماتے ہیں ''قاضی معتمد علیہ ہونا چاہئے پاک دامنی، عقل، صلح، فہم اور علم میں اور مذکورہ علوم میں مفتی بھی قاضی کے مثل ہے۔'' ۱۶

شرعی عدالت کا قیام : (Execution of shariah Court)

حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری فرماتے ہیں:

''ایک دن صبح تقریباً نو بجے اعلیٰ حضرت مکان سے باہر تشریف لائے تخت پر ایک قالین بچھانے کا حکم فرمایا، ہم سب حیرت زدہ تھے کہ حضور یہ اہتمام کس لئے فرما رہے ہیں پھر حضور امام اہل سنت ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ کو مخاطب کر کے فرمایا:

''میں آج بریلی میں دار القضا شرعی کے قیام کی بنیاد رکھتا ہوں'' ۱۷

شرعی عدالت میں جسٹس کا تقرر :

(Appointment of the justice in shariah court)

''اور انھیں (مفتی امجد علی) اپنی طرف بلا کر ان کا داہنا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر قالین پر انہیں بٹھا کر فرمایا'' میں آپ کو ہندوستان کے لئے قاضی (جسٹس) شرع مقرر کرتا ہوں''۔ ۱۸

جسٹس کے فیصلے کے ارکان:

(Judjment components of the justice)

مفکر اسلام قاضی کے فیصلے کے چھ ارکان کی وضاحت ابن الغرس کی نظم کے ذریعے یوں کرتے ہیں:

اطراف کل قضیه حکمیه	ہر فیصلہ کے معاملہ میں چھ پہلو ہیں
ست یلوح بعد ها التحقیق	جن کے بعد تحقیق واضح ہوگی
حکم و محکوم به و له	حکم، محکوم بہ، محکوم لہ،
و محکوم علیه و حاکم و طریق	محکوم علیہ، حاکم اور وجہ حکم ۱۹

جسٹس اور دعویٰ ثبوت کے طریقے:

شیخ الاسلام قاضی کے لئے ثبوت دعویٰ کی خاطر تین طریقے رقم فرماتے ہیں اگر وہ طریقے معدوم ہوں تو قضا بحق مدعی ناممکن ہوگا '' ان الحکم الا للہ'' (حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ت) حکم شریعت کے لئے ہے اور بیشک حکم شریعت ہی کے لئے ہے۔ حکام اگر اس لئے مقرر ہوتے ہیں کہ مطابق شرع فیصلہ کریں اور بیشک وہ اسی لئے مقرر ہوتے ہیں اور یہی ان کا فرض ہے تو شریعت مطہرہ نے قاضی کے حضور ثبوت دعویٰ کے صرف تین طریقے رکھے ہیں: (ا) بینہ (ب) اقرار (ج) نکول۔ اور جہاں تینوں معدوم ثبوت معدوم، اور قضا بحق مدعی ناممکن،، ۲۰

دیوانی شرعی عدالت کا دائرہ کار: (Limitation)

آپ دیوانی شرعی عدالت میں جسٹس امجد علی اعظمی کی تقرری کے بعد عدالت کے دائرہ کار کو متعین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضی شرع ہی کر سکتا ہے وہ قاضی شرع کا اختیار آپ کے ذمہ ہے'' پھر دعا پڑھ کر کچھ کلمات فرمائے جن کا اقرار حضرت صدر الشریعہ نے کیا۔ ۲۱

شرعی عدالت میں مفتیوں کا تقرر:

(Appointment of juris- Consults)

مفتی یعنی (Juris-Consult) کا کام قانون کی تفسیر و تشریح اور قاضی (جسٹس) کی کسی معاملے میں، عمل تحقیق میں مدد دینا۔ اس عدالتی ضروریات کے پیش نظر الشیخ احمد رضا محدث حنفی نے اس شرعی عدالت میں دو مفتیوں کا تقرر فرمایا آپ کے اس فلسفے پر کسی حد تک پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت عمل پیرا ہے۔ تفصیل مفتی برہان الحق کی زبانی ملاحظہ ہو۔ (صدر الشریعہ کو جسٹس بنانے کے بعد) حضور (امام احمد رضا) نے اس خادم برہان الحق کو بلایا اور اپنے دست مبارک میں میرا داہنا ہاتھ لے کر اس مسند پر حضرت صدر الشریعہ کے متصل بٹھا کر

مجھ سے فرمایا۔

''میں نے تمہارے فتوے دیکھے، افتاء کے لئے تمہارے دماغ کو بہت مستعد پایا میں تمہیں مسند افتاء پر بٹھا کر دارالقضا شرعی کے لئے مفتی مقرر کرتا ہوں''۔ اس کے بعد حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے ہاتھ کو اپنے دست مبارک میں لے کر میرے پہلو میں بٹھایا اور یہی کلمات جو مجھ سے فرمائے تھے۔ ان سے فرما کر پھر ہم دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ''دارالقضا شرعی کے لئے قاضی شرع مولانا امجد علی کو اور آپ دونوں کو ان کی اعانت اور فتویٰ دینے کی اجازت دیتا ہوں۔ آج سے تم دونوں ہندوستان کے دارالقضا شرعی، مرکز بریلی میں مفتی شرع کی حیثیت سے مقرر کیے جاتے ہو۔ ہم دونوں سے کچھ کلمات فرمائے اور ہم دونوں نے اس سعادت عظیم پر سر نیاز خم کیا اور اٹھ کر ہم نے اعلیٰ حضرت کی قدم بوسی کی، اعلیٰ حضرت نے دست مبارک اٹھا کر بہت دیر تک دعا فرمائی۔[۲۲]

شرعی عدالت کا پہلا فیصلہ:

(First Judjment Of Shariah Court)

حضرت صدر الشریعہ نے دوسرے دن ہی قاضی شرع کی حیثیت سے پہلی نشست کی اور وراثت کے ایک معاملے کا فیصلہ فرمایا۔[۲۳]

شرع کا قاضی امام العصر نے تجھ کو کیا
تیری ہے یہ شان و عظمت حضرتِ امجد علی
نوری و برہان ہوئے تیرے مشیرانِ قضا
سر زیب کرسی عدالت حضرتِ امجد علی [۲۴]
(علامہ بدر الدین)

پروفیسر مجیب احمد لکھتے ہیں کہ:

''مفتی برہان الحق جبل پوری مارچ ۱۹۲۱ء میں مولانا احمد رضا کی طرف سے قائم کردہ شرعی دارالقضاۃ کے معین المفتی بھی رہے''[۲۵]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیہہ اسلام نے مارچ ۱۹۲۱ء میں دیوانی شرعی عدالت قائم فرمائی اور چند ماہ بعد ہی ۱۴؍جون ۱۹۲۱ء میں آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام مسلم ممالک اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے غیروں کی عدالتوں سے حق و انصاف کی بھیک مانگتے ہیں جہاں انہیں انصاف کی بجائے اپنے خلاف ویٹو کا سامنا کرنا پڑتا ہے مسلم امہ کے ساتھ اس ناانصافی کا حل فکر رضا ہی میں مضمر ہے کہ آج مسلم امہ عالمی سطح پر بین الاقوامی مسلم عدالت باہمی مشاورت سے قائم کرے تاکہ گھر کے فیصلے گھر ہی میں ہوں اور مسلمانوں کے وسائل اور قوت کو نقصان اور ضیاع سے بچا کر مجتمع کیا جا سکے۔ جس کے نتیجے میں عالم گیر مسلم قیادت کی راہ ہموار ہوتا کہ مسلم نشاۃ ثانیہ کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

ماخذ و مراجع:

(۱) احمد رضا، امام، بریلوی، فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۵، ص ۱۴۴ مطبوعہ لاہور
(۲) نفس المصدر، ص ۱۴۵ (۳) نفس المصدر، ص ۱۴۶
(۴) نفس المصدر، ص ۱۴۶
(۵) احمد رضا، امام، بریلوی فتاویٰ رضویہ ج ۱۸، ص ۵۵۰
(۶) نفس المصدر، ص ۱۷۶ (۷) نفس المصدر، ص ۱۷۶
(۸) نفس المصدر، ص ۱۷۷ (۹) نفس المصدر، ص ۵۴۹
(۱۰) نفس المصدر، ص ۵۴۹ (۱۱) نفس المصدر، ص ۲۴۳
(۱۲) نفس المصدر، ص ۲۴۴ (۱۳) نفس المصدر، ص ۲۴۵
(۱۴) نفس المصدر، ص ۴۹۸ (۱۵) نفس المصدر، ص ۴۹۸
(۱۶) نفس المصدر، ص ۱۲۱
(۱۷) عطاء الرحمٰن، حافظ۔ تذکرہ اعلیٰ حضرت با زبان صدر الشریعہ، ص ۲۷ مطبوعہ لاہور (۱۸) نفس المصدر، ص ۷۲،
(۱۹) احمد رضا، امام، بریلوی، فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۵، ص ۱۰۲ مطبوعہ لاہور
(۲۰) نفس المصدر، ص ۵۹۲
(۲۱) عطاء الرحمٰن، حافظ۔ تذکرہ اعلیٰ حضرت بزبان صدر الشریعہ، ص ۷۳ مطبوعہ لاہور (۲۲) نفس المصدر، ص ۷۳
(۲۳) نفس المصدر، ص ۷۳ (۲۴) نفس المصدر، ص ۷۳
(۲۵) مجیب احمد، پروفیسر ''منظر اسلام اور خدمت افتاء'' مشمولہ معارف رضا منظر اسلام نمبر ۲۰۰۱، ص ۲۸۶ کراچی

☆☆☆

40 سالہ چمنستان رضا کی سیر

از: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

"جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں"

امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں صرف ۲ دفعہ اپنے وطن سے دورِ حج بیت اللہ اور حرمین شریفین کی زیارت کے لئے مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ تشریف لے گئے اس کے علاوہ آپ تبلیغ اسلام کی نیت سے ہندوستان کے معدودے چند شہروں کے علاوہ کہیں بھی تشریف نہ لے گئے بلکہ ایک جگہ یعنی بریلی شریف میں بیٹھ کر مسلسل ۵۵ سال مبلغین اسلام کے لئے لٹریچر تیار کرتے رہے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایک دور آئے گا جب علماء دین کے پاس وقت کی قلت ہوگی اور وہ تمام کتب کا مطالعہ بھی نہ کرسکیں گے لہذا آپ نے ۱۴ سو سالہ فقہی خدمات اور دیگر علوم کو اپنی کتب میں سمیٹ دیا ہے تاکہ اگر کوئی مبلغ اسلام کے فروغ کے لئے ملک میں یا بیرون ملک میں تبلیغ دین کے لئے سفر اختیار کرتا ہے تو وہ امام احمد رضا کی کتب کا مطالعہ کرلے اس کو دین اسلام کا وسیع علم مل جائے گا۔ وہ پھر علوم رضا سے خوشہ چیں کئے ہوئے اس بیج کو جہاں بھی دنیا کے خطے میں جاکر بوئے گا وہاں اسلام کا چمنستان کھل جائے گا۔ امام احمد رضا کے قلمی شاہکار تو ایک عظیم سرمایہ ہیں مگر عملاً جوان کا اہم ترین سرمایہ ہے وہ دلوں میں محبت رسول ﷺ کی شمع کو روشن کرنا ہے جن کو حضرت ادیب مرزا نے یوں کہا ہے۔

بھر دی دلوں میں الفت و عظمت رسول کی
جو مخزن حلاوت ایمان ہے آج بھی

اسی پیغام جلیل و جمیل کو دورِ حاضر میں مبلغ اسلام حضرت مولنا علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری حامدی جمال پوری [پ ۶ شوال المکرم ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء۔ المتوفی ۵ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ/ ۱۱۵گست ۲۰۰۲ء] ابن مولنا محمد صدیق مرحوم و مغفور لے کر جمال پور سے ۱۹۶۵ء میں افریقہ کے ایک جزیرے ماریشس پہنچے اور وہاں انھوں نے پورٹ لوئس (Port Louis) کی ایک جامع مسجد میں امامت و خطابت سے پیغام رضا کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا۔

حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی نے امام احمد رضا کے قائم کردہ مدرسہ منظر اسلام سے فراغت حاصل کی اس دوران مولنا مفتی حامد رضا خاں قادری (م ۱۹۴۲ء)، حضرت مفتی اعظم ہند مولنا مصطفیٰ رضا خاں نوری قادری (م ۱۹۸۱ء)، علامہ غلام یزدانی رضوی، مولنا مفتی تقدس علی خاں (م ۱۹۸۸ء) اور حضرت علامہ شمس بریلوی (م ۱۹۹۶ء) جیسے اکابرین سے علوم و فنون حاصل کئے اور آخر میں پاکستان میں محدث اعظم پاکستان مولنا سردار احمد قادری رضوی (۱۳۸۲ھ) سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ حضرت علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی کو شرف بیعت تو مفتی حامد رضا خاں قادری سے حاصل تھا مگر آپ کو خلافت و اجازت حضرت مفتی اعظم ہند کے علاوہ مولنا ضیاالدین احمد قادری مدنی (م ۱۹۸۱ء)، مولنا ابراہیم رضا جیلانی (۱۹۶۵ء)، مولنا مفتی تقدس علی خاں جیسے مشاہیر سے حاصل تھی اور آپ سلسلہ قادریہ حامدیہ رضویہ میں لوگوں کو بیعت فرماتے تھے۔

مبلغ اسلام حضرت محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی حامدی نوری نے ۱۹۶۵ میں ماریشس جزیرے میں پہلا قدم رکھا اس وقت یہاں فرنچ حکومت تھی جبکہ انڈین مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد بھی یہاں آباد تھی اور کچھ پاکستان کے مسلمان بھی یہاں موجود تھے۔ حضرت ابراہیم خوشتر کی یہاں آمد سے بہت قبل امام احمد رضا محدث بریلوی کے ایک اجل خلیفہ حضرت مبلغ اسلام مولنا عبدالعلیم صدیقی قادری میرٹھی علیہ الرحمۃ (م ۱۹۵۴ء) نے سب سے پہلے یہاں پیغام رضا کا بیج بویا تھا اور پھر اس کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت علامہ مولنا شاہ احمد نورانی (م ۲۰۰۳ء) نے بھی یہاں کے متعدد تبلیغی دورے فرمائے جس کے نتیجے میں وہاں ایک عظیم الشان دار العلوم علیمیہ قائم ہوا اور آج بھی اس میں سینکڑوں طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ ان دو ہستیوں کو یہاں زیادہ قیام کا

موقع نہ ملا اس لئے یہاں کے مسلمان امام احمد رضا کی تعلیمات سے بہت زیادہ آشنا نہ ہو سکے جبکہ حضرت ابراہیم خوشتر کو لگ بھگ ۴۰ سال ان لوگوں کے درمیان رہنے کا موقعہ ملا جس کے باعث یہاں کے لوگ امام احمد رضا سے والہانہ محبت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ اپنے نام کے ساتھ قادری رضوی کا لاحقہ بھی لگاتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہم تک اسلام پہنچانے والا اور ہم کو اسلام کی صحیح سمت بتانے والا امام احمد رضا کے سلسلہ کا شاگرد و خلیفہ ہے۔

قارئین کرام! احقر نے اپنی زندگی کا پہلا تبلیغی دورہ اس سال ۲۷ جون تا ۸ جولائی ۲۰۰۶ء ملک ماریشس کا کیا تھا۔ الحمد للہ اس تبلیغی دورہ سے قبل بیرونِ ملک سفر کی ابتدا پچھلے سال جولائی میں عمرہ شریف کی سعادت تھی جو احقر نے اپنے کنبہ کے ساتھ جس میں والدہ ماجدہ، اہلیہ، بیٹی، داماد، نواسے اور ۳ بچوں کے ہمراہ حاصل کی اور اس کے بعد حضرت ابراہیم خوشتر کے بڑے صاحبزادے اور سجادہ نشین حضرت مولنا اظہر مسعود خوشتر صدیقی قادری رضوی زید مجدہ کی دعوت پر حضرت کے چوتھے عرس کے موقعہ پر بارہ روزہ تبلیغی دورہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ دورانِ قیام احقر نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ حضرت علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی نے ۱۹۶۵ء میں جن تعلیمات رضا کا بیج بویا تھا آج وہ ایک مکمل درخت کی صورت میں ہرا بھرا ثمر بار ہے اور اب اس کی آبیاری حضرت خوشتر صدیقی رضویہ کے صاحبزادگان اور تمام گھر والے کر رہے ہیں۔

حضرت ابراہیم خوشتر صدیقی علیہ الرحمۃ سے احقر کے تعلقات ۱۹۹۰ء میں قائم ہوئے تھے۔ حضرت جب بھی پاکستان کے دورہ پر آتے تو آتے ہی فون کرتے کہ مجید اللہ میں آگیا ہوں۔ چنانچہ ان سے دو تین ملاقاتیں پھر ضرور ہوتیں۔ حضرت مجھے اپنے بیٹوں کی طرح چاہتے تھے اور جو بھی علمی اور قلمی کام ہوتا وہ میرے سپرد فرما دیتے۔ چنانچہ تذکرہ جمیل ، قسیم بخشش اور زادِ راہِ بخشش کی کتابت یا کمپوزنگ کا سارا کام احقر نے ہی کر کے دیا تھا جو مختلف مقامات سے شائع ہوا۔ حضرت کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادگان محمد خوشتر، احمد خوشتر اور اظہر خوشتر حفظہم اللہ نے مجھ سے برابر رابطہ قائم رکھا۔ حضرت کا مزار ماریشس کے شہر پورٹ لوئیس میں بنایا گیا ہے چنانچہ اس کی آرائش اور ڈیزائننگ کے لئے مسعود خوشتر زید مجدہٗ پاکستان تشریف لائے اور مجھ سے رابطہ کیا احقر چونکہ علم ارضیات کا استاد ہے اس لئے اچھے سے اچھا ماربل ان کو شناخت کر کے دیا اور ساتھ ہی ڈیزائننگ بھی کر کے دی۔ یہ سارا ماربل پاکستان سے ماریشس گیا اور دوسرے عرس کے بعد وہ سب ماربل ان کی مزار اور اس کے احاطے میں لگا دیا گیا۔ الحمد للہ سب کو وہ بہت خوش نما لگا اور لوگوں کا اصرار بڑھا کہ جس نے اس مزارِ مبارک کو اتنا خوبصورت بنا دیا ہے ان کو ضرور عرس کے موقع پر بلایا جائے۔ جب اصرار بڑھا تو احقر نے چوتھے عرس کے موقع پر جانے کا وعدہ کر لیا چنانچہ احقر ۲۶ جون ۲۰۰۶ء کو دو نعت خوانوں جناب سید خالد حسین شاہ اور شہباز فریدی کے ساتھ ماریشس کے لئے روانہ ہوا۔ دبئ سے حضرت خوشتر کے بیٹے محمد خوشتر اور ان کی فیملی مل گئی اس طرح ۲۷ جون کی صبح ہم ماریشس پہنچے۔

ماریشس کے ایئرپورٹ پر استقبال کے لئے جانشینِ خوشتر مولنا مسعود اظہر زید علمہٗ خود تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ فرانس میں مقیم حضرت علامہ خوشتر علیہ الرحمۃ کے شاگرد مولنا محمود حسن علی المعروف بہ امام صاحب، ساؤتھ افریقہ سے آئے ہوئے کچھ علماء اور ماریشس میں مقیم حضرت خوشتر کے کئی معتقدین موجود تھے۔ ائیرپورٹ پر ماریشس T.V کے نمائندے نے احقر سے انٹرویو لیا کہ کن مقاصد کے سلسلے میں آپ یہاں تشریف لائے ہیں تو احقر نے انگریزی زبان میں انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل اور ابراہیم خوشتر انٹرنیشنل ٹرسٹ کی دعوت پر حاضر ہوا ہوں تا کہ مولنا ابراہیم خوشتر صدیقی کی دی گئی دعوتِ اسلام کو خراجِ عقیدت پیش کر سکوں۔

ائیرپورٹ سے جب نکلے باہر بہت ہی خوبصورت موسم تھا ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی معلوم یہ ہوا کہ ۱۲ ماہ ایسا ہی موسم رہتا ہے ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم پورٹ لوئیس پہنچے تو راستے بھر چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آ رہی تھی نہ کہیں گرد نہ کیچڑ، بالکل صاف ستھری سڑکیں اور سڑک کے دونوں طرف گنا اُگا ہوا تھا جو یہاں کی سب سے بڑی پیداوار ہے۔

پورٹ لوئیس شہر کے اہم علاقے میں ذکر منزل ہے جہاں ہماری رہائش کا انتظام ہوا، یہاں ۳ بلڈنگز ہیں جن میں درجنوں کمرے ہیں

ایک میں ''ذکر حال'' ہے اور تمام بلڈنگز ۳ منزلہ ہیں۔ سب حضرت ابراہیم خوشتر کی ذاتی ملکیت ہیں۔ گھر سے دو میل کے فاصلہ پر پہاڑی پر عیدگاہ رضویہ اور ساتھ ہی میں منسلک مزار مبارک ہے جس کے احاطہ میں کم از کم ۲ ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ گھر سے ۴ میل کے فاصلے پر ایک الگ خانقاہ قادریہ رضویہ اور مسجد رضا ہے جہاں روزانہ ذکر کیا جاتا ہے اور ماہانہ گیارہویں شریف کا طعام کے ساتھ اہتمام ہوتا ہے۔ اس کا سارا خرچہ حضرت کی اولاد اپنی جیب خاص سے کرتی ہے۔ احقر نے خود مشاہدہ کیا کہ آپ کی اولاد وہاں حضرت کے مریدوں سے کسی بھی قسم کا کوئی چندہ نہیں لیتی۔ خانقاہ کے، مزار مبارک کے اور عرس کے جتنے اخراجات ہوتے ہیں تمام اولاد مل کر سارا خرچہ برداشت کرتی ہے۔ شہر کی ایک بہت بڑی اسٹریٹ بھی حضرت ابراہیم خوشتر کے نام پر ہے۔ ماریشس میں جو مختلف ادارے حضرت نے قائم کیے یا ان کی اولاد نے بعد میں قائم کئے، وہ یہ ہیں:

۱۔ خانقاہ قادریہ رضویہ	۲۔ ذکر منزل قادریہ رضویہ
۳۔ عیدگاہ رضویہ	۴۔ آستانہ قادریہ رضویہ خوشتریہ
۵۔ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل	۶۔ مولانا ابراہیم خوشتر انٹرنیشنل ٹرسٹ
۶۔ مسجد رضا	۷۔ ابراہیم خوشتر قادری رضوی اسٹریٹ

حضرت مسعود خوشتر زید مجدہٗ الحمد للہ اپنے دونوں بھائیوں اور دیگر گھر والوں کے ساتھ مل کر اپنی ماں کے سایہ میں تمام معاملات و معمولات کو بحسن خوبی انجام دے رہے ہیں اور اپنے بیٹے صاحبزادہ سعاد خوشتر کو تیار کر رہے ہے۔ سعاد خوشتر دنیاوی تعلیم کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں تاکہ مستقبل میں وہ اس چمن کی بار یابی کی ذمہ داری نبھا سکیں۔

اس دورے میں ۳ روزہ عرس کی تقریبات کے علاوہ ماریشس کی کئی مساجد میں تقاریر اور جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان تقریبات میں سب سے اہم پہلی جولائی کو شہر Phoenix میں انٹرنیشنل نعت کونشن تھا جو سنی رضوی انٹرنیشنل سوسائٹی اور جمیعت علماء ماریشس نے مل کر ترتیب دیا تھا۔ یہ تقریب بعد نماز عشا قادری سنّی سرکل کے عبدالرزاق ہال میں منعقد ہوئی تھی جس کی صدارت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سبحان رضا خاں سبحانی مدظلہ العالی، صاحب سجادہ مرکزِ اہلِ سنت، بریلی شریف (ہندوستان) نے فرمائی جو مسلسل ۴ سال سے حضرت کے عرس کے موقع پر ماریشس تشریف لا رہے ہیں۔ اسٹیج پر اور اس کے ارد گرد ماریشس کے لگ بھگ تمام ہی علماء، خطباء اور آئمہ مساجد تشریف فرما تھے بالخصوص جناب مولنا محمد جمیل چورامن، صدر جمیعت علما ماریشس، مولنا احمد بشیر کینو، مولنا شمیم ازھری، مولنا شمیم خدادین، مولنا عبدالمطلب، مولنا مسیح الدین، مولنا فیاض نعیم مدظلہم العالی کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس وقت ہال میں ۲ ہزار سے زیادہ لوگ اور ۳ ہزار سے زیادہ خواتین پردے کے ساتھ موجود تھیں پہلی صف میں کئی وزراء اور سفرا بھی موجود تھے۔ T.V. اخبارات کے نمائندے بھی تھے۔ مولنا جمیل صاحب اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ انھوں نے پہلے اس مجلس کی غرض وغایت وہاں کی عوامی زبان کیریول (Cariol) میں بیان کی۔ یہ زبان فرنچ اور ہندی زبان کے ملاپ سے بنی ہے۔ اس میں جہاں ہندی کے الفاظ آتے ہیں وہاں بات سمجھ میں آجاتی ہے خیر اس میں انہوں نے بتایا کہ حضرت علامہ خوشتر صدیقی علیہ الرحمۃ نے اس ملک میں ۴۰ سال تبلیغ دین فرمائی اور مسلک امام احمد رضا کو خوب خوب فروغ دیا جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ ہر نام کے ساتھ رضوی ضرور ملتا ہے جس سے آپ کی امام احمد رضا سے محبت کا ثبوت بھی ملتا ہے اور فروغ رضویت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس محفلِ نعت کے موقع پر ۲ افراد کو عمرہ کا ٹکٹ ابراہیم خوشتر کی فیملی کی طرف سے ہدیہ کئے گئے۔

اپنی تقریر کے آخر میں انھوں نے سب سے پہلے مولانا سبحان رضا خان دامت برکاتہم العالیہ کا تعارف کروایا اور پھر احقر کا ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، پاکستان کے حوالے سے تعارف کرایا اور مجھے تقریر کی دعوت دی۔ اگرچہ اسٹیج پر مجھ سے بہتر علماء کرام تشریف فرما تھے خاص کر بریلی شریف، انڈیا سے ماہنامہ ''اعلیٰ حضرت'' کے ایڈیٹر مولنا قاری عبدالرحمٰن خاں قادری بھی موجود تھے جو ایک اچھے شعلہ بیان مقرر ہیں لیکن وہاں کی عوام اردو سے زیادہ انگریزی سمجھتی ہے اس لئے غالباً انھوں نے احقر کو دعوت دی۔ احقر کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ دیارِ غیر میں مسلمانوں سے انگریزی زبان میں خطاب کیا۔ بس اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کی طرف توجہ کر کے تقریر شروع کی اور امام احمد رضا کی علمی خدمات پر ایک نہایت سرسری جائزہ کے ساتھ

خاص کر نعت کے حوالے سے ۴۰ منٹ کی تقریر کی جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ تقریر کر کے جب میں اپنی نشست پر واپس آیا تو حضرت مولانا سبحان رضا خاں مدظلہ العالی نے احقر کو خوب گلے لگا کر پیار کیا اور فرمایا کہ آپ کے متعلق سنا تھا کہ آپ پروفیسر ہیں مگر آج آپ نے انگریزی میں اعلیٰ حضرت پر بھرپور تقریر کر کے ثابت کر دیا کہ آپ واقعی پروفیسر ہیں۔ آپ اور آپ کا ادارہ جو خدمات تعلیماتِ رضا کے حوالے سے انجام دے رہا ہے وہ قابل قدر ہیں اور ماریشس کے سب سے معمر عالم دین حضرت مولنا بشیر صاحب کینو جو علالت کے باعث کرسی پر بیٹھے تھے انہوں نے بھی قریب بلا کر پیار کیا دعائیں دیں اور احقر کے ہاتھوں کو بوسہ دیا یہ سب فیض رضا تھا جو اس قدر عزت حاصل ہو رہی تھی ورنہ کہاں ہم اور کہاں تعلیماتِ رضا۔

احقر کی تقریر کے بعد ایک ایک گھنٹہ ہمارے ساتھ گئے ہوئے نعت خوانوں نے نعتیں پڑھیں مگر اعلیٰ حضرت کی دونوں حضرات نے ایک ایک مختصر نعت پڑھی جب کہ ماحول کو دیکھتے ہوئے اور اعلیٰ حضرت سے والہانہ لگاؤ کے پیش نظر اعلیٰ حضرت کی نعتیں زیادہ پڑھنا چاہئے تھیں لیکن یہ نعت خوانوں کا اپنا معاملہ ہے، خیال رہے کہ ماریشس میں نعت خوانی کے دوران روپے کا نچھاور بالکل نہیں ہوتا جس کو دینا ہوتا ہے وہ خاموشی سے نعت خواں کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔

پروگرام کے آخر میں مولنا قادری عبدالرحمان خاں قادری رضوی نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا مانگی۔ اس کے بعد T.V اور اخبار کے نمائندوں نے انٹرویو کے لئے وقت لیا اور احقر نے دونوں کو طویل انٹرویو دیئے اور خاص کر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی کارکردگی کے حوالے سے امام احمد رضا محدث بریلوی کی تصانیف وتالیفات کا ذکر کیا۔

دوسرے دن پہلی جولائی کو صبح ۱۰ بجے سے خاص عرس کی محفل کا پروگرام مزار شریف پر شروع ہوا۔ یہاں بھی پروگرام کی صدارت حضرت مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں فرما رہے تھے جب کہ اسٹیج پر ماریشس کے نامور علماء کرام بھی تشریف فرما تھے۔ وہ علماء کرام جو حضرت مولنا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر بیعت ہیں اور اکثر مریدین جن کی تعداد ماریشس میں ۲۰ ہزار سے زیادہ بتائی جاتی ہے نام کے ساتھ رضوی ضرور لگاتے ہیں۔ عرس کے موقع پر کئی حضرات نے امام احمد رضا کی تعلیمات اور ابراہیم خوشتر کی خدمات سے متعلق مقامی زبان میں تقاریر بھی فرمائیں ان سب کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔

''امام احمد رضا کو ہم بالکل نہیں جانتے تھے سب سے پہلے ہم نے امام احمد رضا کا نام حضرت ابراہیم خوشتر صدیقی کی زبان سے سنا عام لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ کس کا نام لیتے ہیں کچھ مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ معاذ اللہ یہ قادیانی فرقہ کا عالم ہے کسی نے کہا کہ یہ کوئی نیا مذہب لے کر آیا ہے چنانچہ آپ کو بہت تنگ کیا گیا جن لوگوں نے آپ کو بلوایا تھا انہی لوگوں نے حکومت کے ساتھ مل کر آپ کو ملک ماریشس سے نکلوا دیا۔ لیکن خدا کا کرنا دیکھئے اور اعلیٰ حضرت کا فیضِ کرم دیکھئے کہ جنھوں نے ملک بدر کروایا تھا انھوں نے واپسی پر ایسا فقید المثال استقبال کیا کہ آج تک اس قدر عظیم استقبال کسی عام عالم کا نہ ہوسکا۔ پھر آپ نے جلد ہی ذکر منزل، سنی رضوی سوسائٹی، عید گاہ خانقاہ رضویہ تعمیر کرنا شروع کر دیں اور امام احمد رضا کی تعلیمات عام ہونے لگی اور پھر مساجد سے سلام رضا کے ترانے پڑھے جانے لگے۔ ہم حضرت خوشتر صاحب کے اس عظیم احسان کو کبھی نہیں بھلا سکتے کہ انھوں نے ہم کو پکا سنی رضوی مسلمان بنایا ہمارے لئے امام احمد رضا کی تعلیمات حرف آخر ہیں ہم کس بھی مسلئے میں امام احمد رضا کے موقف جاننے کے بعد کسی سنی عالم کی طرف بھی نہیں دیکھتے ہمارا امام صرف امام احمد رضا ہے جس کی تعلیمات کو ہم نے حضرت خوشتر کی زبانی سنا۔ الحمد للہ ہم کو رضوی کہلانے پر فخر ہے۔''

حضرت ابراہیم خوشتر صدیقی نے ماریشس کے لوگوں کو امام احمد رضا کی نعتیں یاد کروادی تھیں۔ وہ ان کی زبان میں نعت لکھ کر دے دیتے وہ لوگ یاد کر لیتے۔ اکثر پڑھنے والے اردو بالکل نہیں جانتے مگر امام احمد رضا کی نعت خوب خوش الحانی سے پڑھتے ہیں اور خانقاہ رضویہ ماریشس میں صرف اعلیٰ حضرت یا ان کے خاندان کے لوگوں کی زیادہ تر نعتیں پڑھی جاتی ہیں یا پھر حضرت خوشتر کا کلام پڑھا جاتا ہے۔

عرس کی اس تقریب میں حضرت ابراہیم خوشتر صدیقی کے ایک بہت ہی چہیتے مرید باصفا محترم جناب طارق بھٹی صاحب نے بھی خصوصی خطاب کیا جو اٹلی سے خاص اس عرس کی محفل میں شرکت کے

لئے تشریف لائے تھے۔ انھوں نے اپنے بچپن کے ایک دو واقعات سنائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں جب حضرت کے ساتھ ماریشس، ساؤتھ افریقہ، انگلینڈ، فرانس میں جہاں بھی رہا ہوں حضرت نے وہاں کوئی نہ کوئی رضوی ادارہ ضرور بنایا ہے اور ساری تقریر ان کی امام احمد رضا کی تعلیمات سے متعلق ہی ہوا کرتی تھی۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت ''فنائی الرضا'' تھے کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا، اوڑھنا بچھونا صرف اور صرف تعلیمات رضا تھا۔

عرس کے موقع پر چونکہ کئی ملک کے سفراء بھی موجود تھے اس لئے احقر نے یہاں بھی انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت اور محبت کے پیغام کو جس طرح حضرت خوشتر نے یہاں پھیلایا اس پر روشنی ڈالی تھی۔ تفصیلی اردو خطاب مولانا قاری عبدالرحمان صاحب کا ہوا تھا آخر میں درود وسلام کے بعد بریلی شریف سے لائی گئی اعلیٰ حضرت کے مزارشریف کی چادر حضرت خوشتر کے مزار پر ڈالی گئی اس وقت انتہائی بلند آواز سے تمام حاضرین سلام رضا پڑھ رہے تھے دل یہ کہہ رہا تھا کہ امام احمد رضا کا فیضِ جمال حضرت خوشتر جمال پوری کی ذات سے چھلک رہا ہے۔ اور آخر میں حضرت کے مزار پر حضرت کی لکھی ہوئی ایک منقبت پڑھی جاتی ہے جس کا مطلع ہے۔

آیا ہے یہ تیرا دیوانہ شیاء للہ شیاء للہ
کہتا ہے یہ ہر دم مستانہ شیاء للہ شیاء للہ

اس منقبت کے دوران فقیر اس کو یوں پڑھتا رہا:

آیا ہوں تیرے بلوانے پر اے حضرت خوشتر اے حضرت خوشتر
دی آپ نے عزت احقر کو اے حضرت خوشتر اے حضرت خوشتر

عرس کی تقریبات کے بعد ظہر کی نماز سجادہ نشین خوشتر حضرت مولانا اظہر مسعود خوشتر صدیقی صاحب نے پڑھائی اور ڈھائی، تین ہزار افراد نے باجماعت نماز ادا کی جب کہ خواتین جن کی تعداد تین، چار ہزار بتائی گئی عیدگاہ کے میدان میں پردہ کے ساتھ بیٹھی تھیں انھوں نے اپنی اپنی نماز ادا کی پھر لنگر کا اہتمام ہوا اور ایک گھنٹہ میں سب لوگ فارغ ہو گئے اس طرح عرس کی تقریبات کا اختتام ہوا۔

عرس کے بعد اور عرس سے پہلے جہاں جہاں مساجد اور گھروں میں مجالس کا اہتمام ہوا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۲۹ر جون کو بعد نماز عشاء مسجد خدمت اسلام ، لاموری شہر
۳۰ر جون جمعہ کو خطابت نورانی مسجد ، لاموری شہر
۳ر جولائی محترم طارق بھٹی کے گھر عظیم الشان مجلس کا انعقاد
۴ر جولائی بعد نماز عصر مولنا جان محمد رضوی کے گھر محفل میلاد
بعد نماز عشا مسجد رونق اسلام گون بے شہر میں جلسہ
۵ر جولائی ماریشس T.V کو بعد نماز عصر انٹرویو دیا، جناب فاروق رضوی صاحب کے گھر بعد نماز عشا مسجد ابوبکر صدیق پورٹ لوئیس شہر میں جلسہ عام
۶ر جولائی ۱۱ بجے دن مسلم سینٹر کا دورہ اور جمعیت علما سے میٹنگ
عصر تا مغرب خانقاہ قادریہ رضویہ میں حلقہ ذکر اللہ میں شرکت
بعد نماز عشاء مولنا ھارون علیمی صاحب کی جامع مسجد میں جلسہ عام
۷ جولائی کو جمعہ کی خطابت وامامت نورانی مسجد لاموریشہر
بعد جمعہ جناب نوشاد عالم رضوی اور بعد نماز عصر جناب فیروز رضوی صاحب کے گھر محفل میلاد اور طعام

احقر نے تمام جلسوں اور تقریبات میں امام احمد رضا کی تعلیمات کی روشنی میں تقاریر کیں اور کوئی جلسہ ایسا نہ تھا کہ جہاں لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ مولنا کچھ دیر اور بولیں اور ہم کو اعلیٰ حضرت کے متعلق اور معلومات فراہم کریں فقیر ہر جگہ کم از کم ایک گھنٹہ ضرور بولا ہے اور اعلیٰ حضرت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ہر جلسہ کا اختتام امام احمد رضا کے سلام ''مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کے ساتھ ہوا۔

ہمارے ہر جلسہ کی صدارت حضرت مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں مدظلہ العالی نے فرمائی اور حضرت مسعود اظہر خوشتر حفظہ اللہ بھی تمام جلسوں میں شریک رہے جبکہ میرے علاوہ دوسری تقریر مولنا قاری عبدالرحمٰن خاں قادری رضوی صاحب کی ہوا کرتی تھی اور ہم غیر ملکیوں کا تعارف ہر جگہ مولنا محمود حسین علی رضوی المعروف بہ امام صاحب کراتے جو فرانس سے تشریف لائے ہوئے تھے اور ۲۰ سال ماریشس میں قیام کے بعد اب فرانس منتقل ہو گئے ہیں۔ حضرت خوشتر کے خاص الخاص شاگرد رہے اور بہت سارے واقعات آپ کو ازبر ہیں۔ آپ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ مولنا خوشتر صاحب کی یہاں کی حکومت اور حکومت والے

بہت عزت کرتے تھے یہاں کا کوئی مقامی اگر کسی صدر یا وزیر اعظم سے ملاقات چاہتا تو طریقہ کار کے مطابق اس کو کوئی وقت دیا جاتا مگر مولانا جب بھی ملاقات کے لئے فون کرتے تو صدر یا وزیر اعظم کا سیکریٹری فوراً فون ملا دیتا اور آپ جس وقت چاہتے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے حکومت والے ان کے نام کے ساتھ لفظ His Excellency استعمال کرتے تھے جو کہ عزت کی بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ جس جگہ ذکر کرنے جاتے وہاں کثیر تعداد میں لوگ اعلیٰ حضرت کے سلسلے میں داخل ہوتے اور ماریشس میں سب سے زیادہ لوگ اعلیٰ حضرت کے سلسلہ رضویہ میں داخل ہیں اور یہ سب حضرت خوشتر صدیقی کے مریدین ہیں اس وقت ماریشس میں رضویت کا بول بالا خوشتر صدیقی کی نسبت سے جاری اور ساری ہے اور حضرت کے کم از کم 30-40 ہزار مرید ہوں گے جو کہ سب نام کے ساتھ رضوی لگاتے ہیں۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ احقر کے نام کے ساتھ رضوی نہیں لکھا جاتا مگر وہاں ہر پوسٹر میں میرے نام کے ساتھ رضوی لکھا گیا اور وہاں ہر جلسہ میں رضوی پکارا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس نسبت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ ماریشس میں یقیناً سینکڑوں لوگوں اور علماء سے بالمشافہ ملاقات ہوئی اور تبادلہ خیال ہوا مگر چند نام جو اہم ہیں ان کا ذکر ضرور کروں گا۔

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل اور ابراہیم خوشتر میموریل انٹرنیشنل ٹرسٹ کے اہم کارکنان میں جناب نوشاد عالم رضوی، جناب فیروز رضوی، جناب سجاد قادری رضوی، جناب محمد ہاشم رضوی جناب طارق بھٹی قادری رضوی، بشیر احمد رضوی وغیرہ وہ نام ہیں جو مسلک رضویہ کی خدمت میں رات دن کوشاں ہیں اور خانقاہ قادریہ رضویہ خوشتریہ کے لئے بے پناہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ جن علماء سے ملاقات رہی اس میں مولنا جمیل چورامن قادری رضوی صاحب اس وقت علماء اہلسنت کی ماریشس میں تنظیم جمیعت علماء کے صدر ہیں اگر چہ مرید ابراہیم خوشتر صدیقی کے نہیں ہیں مگر بچپن سے ابراہیم خوشتر صدیقی کی صحبت میں رہے جس کہ باعث رضوی رنگ مکمل طور پر غالب ہے اور ان دونوں جناب مسعود اظہر خوشتر کے ساتھ مل کر فروغ رضویت کے لئے بہت اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

۲۔ مولنا احمد بشیر کینو قادری رضوی ماریشس کی معمر ترین عالم دین اور بہت متقی پرہیز گار شخصیت کے مالک ہیں چہرہ پر ایک عجیب نور ہے کہ انسان آپ کی طرف دیکھتا ہی رہے۔ حضرت نے قلمی کارنامے بھی انجام دیئے ہیں۔ سب سے بڑا کارنامہ حضرت نے یہ انجام دیا کہ امام احمد رضا کا ایک اہم رسالہ اور فتویٰ حقوق والدین سے متعلق ہے اس کا آپ نے فرانسیسی اور مقامی زبان کیریول (Creole) میں ترجمہ کر کے پورٹ لوئیس سے شائع کرا دیا ہے۔ آپ نے احقر کو ایک موقع پر نذرانہ بھی پیش کیا اور احقر کے ہاتھوں کو بوسہ بھی دیا اور بہت دعائیں دیں اور فرمایا آپ یہاں آتے رہنا تا کہ رضویت کو اور فروغ حاصل ہو۔ فقیر نے بھی آپ کی قدم بوسی کی۔

۳۔ مولنا محمد بشیر رضوی صاحب نے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کا کیریول (Creole) زبان میں ترجمہ شائع کر کے ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے جس سے رضویت کی تعلیمات کو بنیادی فروغ حاصل ہوگا ایک عالم دین اور ہیں ان کا نام بھول گیا ہوں وہ ان دنوں تفسیر خزائن العرفان کا کیریول زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور غالباً تکمیل کے مراحل میں ہے ان سے ملاقات بھی نہ ہو سکی ان کے علاوہ چند اور نام ملاحظہ کریں۔

مولنا صوفی غلام محی الدین قادری رضوی ساؤتھ افریقہ، امام نصر اللہ ماریشس، امام نجیب نورانی، مولنا ناء لک رضوی ماریشس، مولنا احمد رضا قادری رضوی، مولنا رفیق احمد اشرفی، مولنا قاری محمد رفیق، مولنا شاہد رضا مصباحی انڈیا، مولنا مظفر عالم کینو، مولنا سلیمان نالک، امام زین العابدین وغیرہ۔

ماریشس کی سرزمین پر رضویت کے پرستار اس بات کے غماز تھے کہ امام احمد رضا کی محبت ان کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے وہ کسی بھی مسئلہ میں امام احمد رضا کے فیصلے اور فتوے کے بعد کسی کی بات سننے کو تیار نہیں سب کی زبان پر اعلیٰ حضرت جاری وساری ہے فضاؤں میں سلام رضا کی گونج ہے زبانوں پر اعلیٰ حضرت کی نعتوں کا ورد ہے۔ پھر ادیب مرزا کا یہ شعر زبان پر جاری ہوتا ہے۔

بھردی دلوں میں الفت وعظمت رسول کی
جو مخزن حلاوت ایمان ہے آج بھی

پہلے اسے پڑھیں۔۔۔بلاتبصرہ

پیسے لے کر فتوے دینے پر دیوبند کے کئی مفتی معطل

رقم کے عوض من چاہے فتوے جاری کیے جاتے تھے، نجی چینل کے آپریشن میں انکشاف

دہلی (ایکسپریس نیوز) ہندوستان کے ایک اہم ادارے دارالعلوم دیوبند نے مبینہ طور پر پیسے لے کر فتوے جاری کرنے والے بعض مفتیوں کو معطل کر دیا ہے۔ ایک نجی ٹی وی چینل نے ایک سٹنگ آپریشن کی مدد سے دکھایا کہ مفتی کس طرح فتووں کی تجارت کرتے ہیں اور پیسے لے کر کسی بھی طرح من چاہے فتوے جاری کرتے ہیں۔ یہ آپریشن کوبرا پوسٹ ڈاٹ کام نے انجام دیا تھا تاکہ لوگوں کو سچائی معلوم ہو سکے۔ ایڈیٹر انرودھ کو جب پتہ چلا کہ فتوے بھی بکتے ہیں تو اس کا پردہ فاش کرنے کا خیال آیا۔ اہم عہدوں پر فائز مفتیوں نے پیسے لے کر جو فتوے جاری کیے ہیں ان کے مطابق میاں بیوی کا ڈبل بیڈ پر سونا، ساتھ ٹی۔وی یا فلم دیکھنا حرام ہے، مسلم لڑکیوں سے دوستی ناجائز، بینک سے قرض لینا اور کریڈٹ کارڈ کا استعمال غیر اسلامی قرار دیا گیا۔ دارالعلوم دیوبند کے دارالفقی کے صدر قاری عثمان کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کی تفتیش کے بعد کے بعد ملوث مفتیوں کو معطل کر دیا گیا ہے، تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر ان کے خلاف کاروائی کی جائے گی، کسی سازش کے نظر آنے پر چینل کے خلاف بھی مقدمہ کیا جائے گا بعض فتوے مسلکی تنازعات کو ہوا دینے کے لئے اور بعض انتقام لینے کے لئے بھی دیے جاتے ہیں۔ جمعیت علمائے ہند کے سیکریٹری مولانا محمود مدنی نے کہا کہ بعض اصلاحات پر غور کیا گیا ہے۔ اس سسٹم میں سختی برتنے کی ضرورت ہے، اب یہ علماء پر ہے کہ وہ کیا اصلاحات کرتے ہیں۔ چینل کے آپریشن پروگرام کو دیکھ کر عوام میں سخت غصہ پایا جاتا ہے، کچھ کے مطابق آج کل کے علماء جدید مسائل سمجھنے سے قاصر ہیں اس لئے وہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں، ایک خاتون کے مطابق اگر مولوی ہی بک جائیں گے تو پیروکاروں کا کیا ہوگا۔ مختلف فتووں سے ہندوستان کے مسلمانوں کو معاشی و تعلیمی مسائل کا سامنا ہے دوسری جانب مختلف نوعیت کے فتووں سے ان کی سماجی زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

(بحوالہ روزنامہ "ایکسپریس" کراچی۔ مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۶ء۔ سنیچر)

پھر یہ بھی پڑھیں

الحمدللہ یہاں فتویٰ پر فیس نہیں لی جاتی۔ شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں حنفی

(بریلی) ۱۷؍جنوری ۱۹۱۴ء۔ بہاولپور اسٹیٹ کے چیف کورٹ کے جسٹس دین محمد صاحب نے مبلغ پانچ روپے ۵ فیس کے ساتھ وراثت/ وصیت سے متعلق ایک لاینحل مسئلہ شیخ الاسلام امام احمد رضا حنفی کے پاس دارالعلوم بریلی (منظر اسلام) مدلل و مفصل فیصلے کے لئے بھیجا۔ اس سے قبل جسٹس دین محمد صاحب یہ استفتاء ہندوستان کے آٹھ جید علماء (لاہور، بہاولپور، خانپور، دیوبند، سہارنپور، تھانہ بھون وغیرہ) مع ان کی فیس کے بھیج چکے تھے۔ چنانچہ ان آٹھوں علماء کے فتاویٰ مع دیگر تیس کے قریب علماء کی تصدیقات کے ساتھ انہوں نے اس استفتاء کے ساتھ شیخ الاسلام کو بھی بھیجے۔ حضرت شیخ الاسلام نے ان کو ملاحظہ فرما کر تقریباً پچاس صفحات پر مشتمل اس کا مفصل محققانہ جواب جسٹس دین محمد صاحب کو اپنے ایک خط کے ساتھ بھیجا۔ خط کا متن درج ذیل ہے:

"الحمد لله رب العالمين وبه ثم برسوله نستعين صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وبارك عليه وعلىٰ اله وصحبه اجمعين۔

الحمدللہ یہاں فتویٰ پر فیس نہیں لی جاتی۔ **ان اجری الا علی رب العلمین.** منی آرڈر واپس کر دیا، سوالات اور ان کے متعلق آٹھ فتوے ملاحظہ ہوئے، مفتیوں کے نام نہ لکھنا عجب نہ تھا۔ ایک کے فتویٰ میں دوسرے کا جو ذکر تھا وہ لکھ کر محو کر دیا گیا یا بیاض چھوڑی ہے یہاں اس سے کوئی بحث نہیں بعونہ عزوجل تحقیق حق سے کام ہے۔ مگر اتنی گزارش مناسب ہے بحمدہٖ تعالیٰ یہاں مسائل میں نہ کسی دوست کی رعایت ہے، ہمارے رب عزوعلا نے نہ فرمایا: **یا ایها الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ولو علی انفسکم** ۔ نہ کسی مخالف سے ضد اور نفسانیت۔ کیا ہمارے مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے نہ فرمایا: **لایجرمنکم شنان قوم علی ان لاتعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی۔**

مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عنایت پھر مصطفی ﷺ کی اعانت سے امید واثق ہے کہ لایخافون لومۃ لائم سے بہرۂ وافی عطا فرمایا ہے، وللہ الحمد، اسی بنا پر بہت افسوس کے ساتھ گزارش کہ آٹھوں فتووں میں اصلاً ایک بھی صحیح نہیں، اکثر سراپا غلط ہیں اور بعض مشتمل بر اغلاط۔"

(فتاویٰ رضویہ جدید۔ جلد: ۲۵، ص: ۵۴۲، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

علمائے ملتِ اسلامیہ کے لئے لمحہ فکریہ!

مفتیانِ دیوبند کے کرتوت ۔۔۔ جنہیں دیکھ کر شرمائیں ہنود و یہود

پیسے لے کر فتوے دینے پر دیوبند کے کئی مفتی معطل

رقم کے عوض من چاہے فتوے جاری کیے جاتے تھے، نجی چینل کے آپریشن میں انکشاف

میاں بیوی کا ساتھ ٹی وی دیکھنا، بینک کا قرض غیر اسلامی قرار، کارروائی کریں گے، علما

دہلی (ایکسپریس نیوز) ہندوستان کے ایک اہم ادارے دارالعلوم دیوبند نے مبینہ طور پر پیسے لے کر فتوے جاری کرنے والے بعض مفتیوں کو معطل کر دیا ہے۔ ایک نجی ٹی وی چینل نے ایک سٹنگ آپریشن کی مدد سے (باقی صفحہ 5۔ نمبر23)

بقیہ نمبر

دکھایا کہ مفتی کس طرح فتوؤں کی تجارت کرتے ہیں اور پیسے لے کر کسی بھی طرح من چاہے فتوے جاری کرتے ہیں۔ یہ آپریشن کوبرا پوسٹ ڈاٹ کام نے انجام دیا تھا تاکہ لوگوں کو سچائی معلوم ہو سکے۔ ایڈیٹر انرودھ کو جب پتہ چلا کہ فتوے بھی بکتے ہیں تو اس کا پردہ فاش کرنے کا خیال آیا۔ اہم عہدوں پر فائز مفتیوں نے پیسے لے کر جو فتوے جاری کیے ہیں ان کے مطابق میاں بیوی کا ڈبل بیڈ پر سونا، ساتھ ٹی وی یا فلم دیکھنا حرام ہے، مسلم لڑکیوں سے دوستی ناجائز، بینک سے قرض لینا اور کریڈٹ کارڈ کا استعمال غیر اسلامی قرار دیا گیا۔ دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء کے صدر قاری عثمان کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کی تفتیش کے بعد ملوث مفتیوں کو معطل کر دیا گیا ہے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر ان کے خلاف کارروائی کی جائے

گی، کسی سازش کے نظر آنے پر چینل کے خلاف بھی مقدمہ کیا جائے گا، بعض فتوے مسلکی تنازعات کو ہوا دینے کیلئے اور بعض انتقام لینے کیلئے بھی دیے جاتے ہیں۔ جمعیت علما ہند کے سیکریٹری مولانا محمود مدنی نے کہا کہ بعض اصلاحات پر غور کیا گیا ہے اس سسٹم میں سختی برتنے کی ضرورت ہے، اب یہ علما پر ہے کہ وہ کیا اصلاحات کرتے ہیں۔ چینل کے آپریشن پروگرام کو دیکھ کر عوام میں سخت غصہ پایا جاتا ہے، کچھ کے مطابق آج کل کے علما جدید مسائل سمجھنے سے قاصر ہیں اس لیے وہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں، ایک خاتون کے مطابق اگر مولوی ہی بک جائیں گے تو پیروکاروں کا کیا ہوگا۔ مختلف فتووں سے ہندوستان کے مسلمانوں کو معاشی و تعلیمی مسائل کا سامنا ہے دوسری جانب مختلف نوعیت کے فتووں سے ان کی سماجی زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔